وصی رسول ﷺ کون؟

غلام مصطفی ظہیر امن پوری

سیدنا علی رضی اللہ عنہ وصی رسول ﷺ ہیں، صحابہ نے اس وصیت کو نافذ نہیں کیا اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بلا فصل تسلیم نہیں کیا، یہ ایک بدعی نظریہ ہے، اس کا اولین پرچارک عبداللہ بن سبا تھا، بعد میں اس پر کچھ دلائل لائے گئے، ذیل میں ان دلائل کی فنی و علمی حیثیت پر بحث کی گئی ہے:

دلیل نمبر ①

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَ قِطْعَةً مِّنْ نُّوْرٍ فَأَسْكَنَهَا فِي صُلْبِ آدَمَ، فَسَاقَهَا حَتّٰى قَسَّمَهَا جُزْئَيْنِ : جُزْءٌ فِي صُلْبِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَجُزْءٌ فِي صُلْبِ أَبِي طَالِبٍ فَأَخْرَجَنِي نَبِيًّا وَأَخْرَجَ عَلِيًّا وَصِيًّا .

”اللہ نے نور کا ٹکڑا نازل کیا، اسے سیدنا آدم علیہ السلام کی صلب میں ٹھہرایا، اسے دو حصوں میں تقسیم کیا، ایک حصہ عبداللہ کی صلب میں ڈال دیا، دوسرا ابو طالب کی صلب میں رکھ دیا گیا، عبداللہ کی صلب سے نبی پیدا ہوا۔ ابو

طالب کی صلب سے وصی علی پیدا ہوئے۔“

(مناقب علي بن أبي طالب لابن المغازلي، ص 87)

تبصرہ:

انتہائی جھوٹی روایت ہے۔

① احمد بن علی قواریری واسطی کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

② محمد بن عبداللہ بن ابراہیم بن ثابت ابوبکر اشنانی ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دجال اور وضاع ہے۔(المغني في الضّعفاء: 601/2)

امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَذَّابٌ دَجَّالٌ۔۔ يَضَعُ الْأَحَادِيْثَ .

”جھوٹا، دجال......احادیث گھڑتا تھا۔“

(الضّعفاء والمتروكون: 495)

امام خطیب فرماتے ہیں:

كَانَ كَذَّابًا يَضَعُ الْحَدِيْثَ .

”یہ کذاب احادیث وضع کرتا تھا۔“(تاريخ بغداد: 440/5)

③ محمد بن مصفی کے بارے میں حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:

”تدلیس التسویہ کا مرتکب ہے۔“

(تهذيب التّهذيب: 427/4)

④ بقیہ بن ولید بھی تدلیس التسویہ کرتا تھا۔

⑤ ابوالزبیر محمد بن مسلم بن تدرس بھی مدلس ہے۔

٦ سوید بن عبدالعزیز جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعَّفَهُ أَحْمَدُ وَ جُمْهُوْرُ الْأَئِمَّةِ .

''امام احمد بن حنبل اور جمہور ائمہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔''

(مَجمع الزّوائد: 148/3، 89/7)

دلیل نمبر ۲

ایک روایت میں ہے:

كَانَ لِيَ النُّبُوَّةُ وَلِعَلِيٍّ الْوَصِيَّةُ .

''میرے لئے نبوت اور علی کے لئے وصیت ہے۔''

(شرح نهج البلاغة: 171/9)

تبصرہ:

بے سند اور بے بنیاد ہے۔

دلیل نمبر ۳

سعید بن کرز کہتے ہیں:

كُنْتُ مَعَ مَوْلَايَ يَوْمَ الْجَمَلِ، فَأَقْبَلَ فَارِسٌ فَقَالَ: يَا أُمَّ الْمُوْمِنِينَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: سَلُوهُ مَنْ هُوَ؟ قِيلَ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، قَالَتْ: قُولُوا لَهُ: مَا تُرِيدُ؟ قَالَ: أَنْشُدُكِ بِاللّٰهِ الَّذِي أَنْزَلَ الْكِتَابَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِكِ، أَتَعْلَمِينَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ عَلِيًّا وَصِيًّا عَلٰى أَهْلِهٖ وَفِي أَهْلِهٖ؟ قَالَتْ : اللّٰهُمَّ نَعَمْ، قَالَ : فَمَا لَكِ؟ قَالَتْ : أَطْلُبُ بِدَمِ عُثْمَانَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ : فَتَكَلَّمَ، ثُمَّ جَاءَ فَوَارِسُ أَرْبَعَةٌ فَهَتَفَ بِهِمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ، قَالَ : تَقُولُ عَائِشَةُ : ابْنُ أَبِي طَالِبٍ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، سَلُوهُ مَا يُرِيدُ؟ قَالُوا : مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ : أَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، قَالَتْ : سَلُوهُ مَا يُرِيدُ؟ قَالُوا : مَا تُرِيدُ؟ قَالَ : أَنْشُدُكِ بِاللّٰهِ الَّذِي أَنْزَلَ الْكِتَابَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِكِ، أَتَعْلَمِينَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَنِي وَصِيًّا عَلٰى أَهْلِهٖ وَفِي أَهْلِهٖ؟ قَالَتْ : اللّٰهُمَّ نَعَمْ، قَالَ : فَمَا لَكِ؟ قَالَتْ : أَطْلُبُ بِدَمِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانَ، قَالَ : أَرِينِي قَتَلَةَ عُثْمَانَ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَالْتَحَمَ الْقِتَالُ .

''میں جنگ جمل کے دن اپنے ساتھیوں کے ساتھ تھا، اسی دوران ایک شہسوار آیا، کہا: ام المومنین! سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے حامیوں سے کہا: پوچھو: کون ہے؟ دریافت کیا گیا: آپ کون؟ کہا: میں عمار بن یاسر ہوں، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، کیا چاہتے ہیں؟ کہا: میں آپ کو اس ذات کی قسم

دے کر پوچھتا ہوں، جس نے آپ کے گھر میں رسول اللہ ﷺ پر قرآن نازل فرمایا، کیا آپ جانتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اہل بیت میں سے اپنے اہل وعیال پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو وصی بنایا تھا؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں! سیدہ عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: تو اب کیا ہوا؟ کہا: میں امیر المومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کا مطالبہ کرتی ہوں۔ راوی کہتے ہیں: ان کی گفتگو (مکمل) ہوئی، پھر چار شہسوار آئے، ایک نے آواز لگائی، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: رب کعبہ کی قسم! ابن ابی طالب معلوم ہوتے ہیں، اپنے حامیوں سے کہا: دریافت کرو، کون ہیں؟ کہا: میں علی بن ابی طالب ہوں، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیا چاہتے ہیں؟ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ کو اس ذات کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، جس نے آپ کے گھر میں رسول اللہ ﷺ پر قرآن نازل فرمایا، کیا آپ جانتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل بیت میں سے اپنے اہل وعیال پر مجھے وصی بنایا تھا؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: تو اب کیا ہوا؟ کہا: میں امیر المومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلا لینے مطالبہ کرتی ہوں؟ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ کے خیال میں مَیں نے ان کو شہید کیا ہے؟ پھر چلے گئے، جنگ چھڑ گئی۔''

(مَجمع الزّوائد للهيثمي: 237/7)

تبصرہ:

سند ضعیف ہے، سعید بن کرز اور اسباط بن عزرہ دونوں مجہول ہیں، حافظ

ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سَعِيدُ بْنُ كُرْزٍ، وَأَسْبَاطُ بْنُ عَمْرٍو الرَّاوِي عَنْهُ لَمْ أَعْرِفْهُمَا .

''سعید بن کرز اور اسباط بن عزرہ دونوں کو میں نہیں جانتا۔''

(مَجمع الزّوائد :7/237-238)

اسباط بن عزرہ کو امام ابو حاتم رازی رحمہ اللہ نے بھی مجہول کہا ہے۔

(عِلَل الحديث لابن أبي حاتم :2171)

استدلال کی خطا :

اس ضعیف روایت سے بھی کسی طور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا خلیفہ بلا فصل ہونا ثابت نہیں ہوتا، بلکہ صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے انہیں اہل بیت پر نگران بنایا تھا۔

حافظ سیوطی رحمہ اللہ (۹۱۱ھ) کہتے ہیں:

عِنْدِي أَنَّ الْمُرَادَ بِهٰذَا اسْتِخْلَافُهٗ عَلٰى أَهْلِهٖ لَمَّا خَرَجَ إِلٰى غَزْوَةَ تَبُوْكَ كَمَا هُوَ مَعْنٰى قَوْلِهٖ : أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوسٰى لَا وَصِيَّةَ بَعْدِ الْمَوْتِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

''میں سمجھتا ہوں کہ اس سے مراد اپنے اہل خانہ پر نگران بنانا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کے لئے نکلے جیسا کہ اس حدیث کا معنی ہے: ''آپ کو مجھ سے وہی نسبت ہے، جو ہارون کو موسیٰ سے تھی۔'' وفات کے بعد وصی مراد نہیں ہے۔''

(اللآلي المصنوعة في الأحاديث الموضوعة :329/1)

علامہ ابوالعباس قرطبی رحمہ اللہ (٦٥٦ھ) فرماتے ہیں:

قَدِ اسْتَدَلَّ بِهٰذَا الْحَدِيثِ الرَّوَافِضُ، وَالْإِمَامِيَّةُ، وَسَائِرُ فِرَقِ الشِّيعَةِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَخْلَفَ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى جَمِيعِ الْأُمَّةِ فَأَمَّا الرَّوَافِضُ فَقَدْ كَفَّرُوا الصَّحَابَةَ كُلَّهُمْ، لِأَنَّهُمْ عِنْدَهُمْ تَرَكُوا الْعَمَلَ بِالْحَقِّ الَّذِي هُوَ النَّصُّ عَلَى اسْتِخْلَافِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاسْتَخْلَفُوا غَيْرَهٗ بِالْاجْتِهَادِ، وَمِنْهُمْ مَنْ كَفَّرَ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِأَنَّهٗ لَمْ يَطْلُبْ حَقَّهٗ، وَهٰؤُلَاءِ لَا يُشَكُّ فِي كُفْرِهِمْ، لِأَنَّ مَنْ كَفَّرَ الْأُمَّةَ كُلَّهَا وَالصَّدْرَ الْأَوَّلَ، فَقَدْ أَبْطَلَ نَقْلَ الشَّرِيعَةِ، وَهَدَمَ الْإِسْلَامَ.

''اس حدیث سے روافض، امامیہ اور شیعہ کے دیگر فرقوں نے دلیل لی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو پوری امت پر خلیفہ مقرر کیا، روافض نے تمام صحابہ کی تکفیر کی ہے، کیونکہ روافض کے نزدیک صحابہ نے حق یعنی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت پر وارد نص پر عمل نہیں کیا، نیز کسی اور اپنے اجتہاد سے خلیفہ نامزد کیا۔ بعض روافض تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی تکفیر بھی کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے حق کا مطالبہ کیوں نہ کیا۔ ایسے روافض کے کفر میں کوئی شک نہیں، کیونکہ جس نے پوری امت اور صدر اول کے

مسلمانوں کو کافر کہا، دراصل اس نے شریعت کی نقل کو باطل کہا اور اسلام کو مسمار کر دیا۔‘‘

(المفهم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم : 273/6، تفسير القرطبي : 277/7)

دلیل نمبر ④

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَصِيِّي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ .

’’میرے وصی علی بن ابی طالب ہیں۔‘‘

(الضّعفاء الكبير : 469/3)

تبصرہ :

باطل روایت ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا كِذْبٌ . ’’یہ جھوٹ ہے۔‘‘

(ميزان الاعتدال : 398/3)

حافظ ابن الجوزي رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا لَا يَصِحُّ . ’’یہ روایت ثابت نہیں۔‘‘

(الموضوعات : 375/1)

نیز کہتے ہیں:

قَالَ عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ سَعِيْدِ الْحَافِظُ : أَكْثَرُ رُوَاةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَجْهُولُونَ وَضُعَفَاءُ .

''حافظ عبدالغنی بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت کے اکثر راوی مجہول اور ضعیف ہیں۔'' (الموضوعات :1/375)

اسی کو حافظ ابن حجر (لسان المیزان: ۴/ ۴۸۰) اور حافظ سیوطی (اللآلی المصنوعۃ: ۱/ ۳۲۷) نے برقرار رکھا ہے۔

① اسماعیل بن زیاد کوفی متروک ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَتْرُوْكٌ كَذَّبُوْهُ. ''یہ متروک ہے، محدثین نے اسے جھوٹا کہا ہے۔''

(تقريب التّهذيب : 446)

امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ. ''منکر الحدیث ہے۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال :1/314)

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

شَيْخٌ دَجَّالٌ لَّا يَحِلُّ ذِكْرُهٗ فِي الْحَدِيْثِ إِلَّا عَلٰى سَبِيْلِ الْقَدْحِ فِيهِ.

''جھوٹا شیخ تھا، اس کی روایت صرف جرح کے لئے بیان کی جاسکتی ہے۔''

(كتاب المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين :1/129)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''کذاب'' کہا ہے۔

(المغني في الضّعفاء :1/81)

② قیس بن میناء کے بارے میں امام عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يُتَابَعُ عَلٰی حَدِیْثِہٖ وَکَانَ لَہٗ مَذْهَبُ سُوْءٍ .

”اس کی روایات پر متابعت نہیں کی گئی، گندے مذہب والا تھا۔“

(الضّعفاء الكبير : 469/3)

③ جریر بن شراحیل مجہول ہے، امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

شَيْخٌ مَجْهُوْلٌ . ”مجہول شیخ۔“

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 504/2)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے بھی مجہول کہا ہے۔

(المغني في الضعفاء :129/1)

دلیل نمبر ⑤

ابن مطہر حلی نے لکھا ہے:

قَوْلُہٗ تَعَالٰی : ﴿إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي﴾(الْبَقَرَةُ : 124) رَوَی الْفَقِيهُ ابْنُ الْمَغَازِلِيِّ الشَّافِعِيُّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَهَتِ الدَّعْوَةُ إِلَيَّ وَإِلٰى عَلِيٍّ، لَمْ يَسْجُدْ أَحَدُنَا لِصَنَمٍ قَطُّ، فَاتَّخِذْنِي نَبِيًّا وَاتَّخِذْ عَلِيًّا وَصِيًّا .

”اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي﴾(الْبَقَرَةُ : 124) کی تفسیر میں فقیہ ابن المغازلی نے یہ روایت نقل کی ہے کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے مجھے فرمایا: مجھ پر اور علی پر دعوت وتبلیغ کا اختتام ہو گیا ہے، ہم نے کبھی بت کو سجدہ نہیں کیا۔ چنانچہ مجھے نبی مانو اور علی کو وصی۔''

(مِنهاج الكرامة لابن المطهر الحلي مطبوع مع مِنهاج السّنّة لابن تيمية : 36/4، مناقب علي لابن المغازلي المزموم الشافعي، ص 277)

تبصرہ:

جھوٹی روایت ہے، میناء بن ابی میناء مولی عبدالرحمٰن بن عوف منکر الحدیث اور متروک وضعیف ہے، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَتْرُوْكٌ رُمِيَ بِالرِّفْضِ وَكَذَّبَهٗ أَبُوْ حَاتِمٍ وَوَهَّلَ الْحَاكِمُ فَجَعَلَ لَهٗ صُحْبَةً.

''یہ متروک ہے، رفض کا ملزم ہے، امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ نے اسے جھوٹا کہا ہے۔ البتہ امام حاکم رحمہ اللہ نے غلطی سے صحابی قرار دیا ہے۔''

(تقريب التّهذيب : 7059)

امام احمد بن حنبل، امام یحییٰ بن معین، امام نسائی، امام ابوزرعہ رازی، امام ترمذی، امام جوزجانی، امام ابن عدی، امام عقیلی، امام دارقطنی، امام یعقوب بن سفیان فسوی رحمۃ اللہ علیہم اور جمہور نے اسے مجروح قرار دیا ہے۔

امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ، رَوٰى أَحَادِيْثَ فِي أَصْحَابِ النَّبِيِّ مَنَاكِيْرَ لَا يُعْبَأُ بَحَدِيْثِهٖ كَانَ يَكْذِبُ.

”منکر الحدیث ہے، صحابہ کے بارے میں منکر روایتیں بیان کرتا تھا، اس کی حدیث قابل التفات نہیں، یہ جھوٹا تھا۔“

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 395/8)

امام ابن حبان رحمہ اللہ نے الثقات (۵/ ۴۵۵) میں ذکر کیا ہے۔ کتاب المجروحین (۳/ ۲۲) میں بھی لائے ہیں، فرماتے ہیں:

مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ قَلِيْلُ الرِّوَايَةِ رَوٰى أَحْرُفًا يَسِيْرَةً لَا تُشْبِهُ أَحَادِيثَ الثِّقَاتِ وَجَبَ التَنَكُّبُ عَنْ رِوَايَتِهٖ .

”منکر الحدیث اور قلیل الروایہ ہے، چند روایات بیان کی ہیں، جو ثقات کی روایات سے موافق نہیں، اس کی روایت سے بچنا لازم ہے۔“

اس کے ضعیف و متروک ہونے پر اجماع ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (661-728ھ) فرماتے ہیں:

اَلْجَوَابُ مِنْ وُجُوهٍ : أَحَدُهَا : الْمُطَالَبَةُ بِصِحَّةِ النَّقْلِ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ وَابْنِ الْحَنَفِيَّةِ.

الثَّانِی : أَنَّهٗ بِتَقْدِيرِ ثُبُوتِهٖ لَيْسَ بِحُجَّةٍ مَعَ مُخَالَفَةِ الْجُمْهُورِ لَهَا.

الثَّالِثُ : أَنَّ هٰذَا كَذِبٌ عَلَيْهِمَا .

الرَّابِعُ : أَنَّ هٰذَا بَاطِلٌ قَطْعًا .

جواب یہ ہے:

① عبداللہ بن سلام اور ابن حنفیہ تک سند ثابت نہیں۔

② بالفرض ثابت ہو جائے، تب بھی جمہور کے مخالف ہونے کی وجہ سے حجت نہیں بن سکتی۔

③ یہ سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اور محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ پر جھوٹ ہے۔

④ بلکہ سراسر باطل ہے۔"

(مِنهاج السّنّة النبوية في نقض الكلام الش 1يعة والقدرية :7/133-135)

دلیل نمبر ⑥

سیدنا بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لِكُلِّ نَبِيٍّ وَصِيٌّ، وَإِنَّ عَلِيًّا وَصِيِّي وَوَارِثِي .

"ہر نبی کا وصی اور وارث ہوتا ہے، علی میرے وصی اور وارث ہیں۔"

(تاریخ دِمَشق لابن عساكر : 42/392، معجم الصّحابة لأبي القاسم نقلًا عن الموضوعات لابن الجوزي :1/376)

تبصرہ:

سند سخت ضعیف، بلکہ من گھڑت ہے۔

① محمد بن حمید رازی جمہور کے نزدیک غیر ثقہ اور ضعیف ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعِيْفٌ . "ضعیف ہے۔"

(تقريب التّهذيب : 5834)

② علی بن مجاہد "ضعیف" ہے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''کذاب'' قرار دیا ہے۔

(المغني في الضّعفاء : 905/2)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَتْرُوْكٌ، وَلَيْسَ فِي شُيُوْخِ أَحْمَدَ أَضْعَفُ مِنْهُ .

''متروک ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ کے اساتذہ میں اس سے بڑھ کر ضعیف کوئی نہ تھا۔'' (تقريب التّهذيب : 4790)

ضعیف بھی کہا ہے۔ (التّلخيص الحبير :31/1)

''علی بن مجاہد کے بارے میں امام یحییٰ بن ضُریس کہتے ہیں:

''پرلے درجے کا جھوٹا ہے۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 205/6، وسندهٔ حسنٌ)

ابوغسان محمد بن عمرو کہتے ہیں:

تَرَكْتُهٗ، وَلَمْ يَرْضِهٖ .

''میں نے اسے چھوڑ دیا۔ وہ اس سے راضی نہیں تھے۔''

(الضّعفاء للعقيلي : 252/3، وسندهٔ صحيحٌ)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَتَبْنَا عَنْهُ، مَا أَرٰى بِهٖ بَأْسًا .

''ہم نے اس سے حدیث لکھی، ٹھیک ہی ہے۔''

(سوالات أبي داوٗد لأحمد : 563)

امام ابن حبان رحمہ اللہ نے ''الثقات'' میں ذکر کیا ہے۔

یہ دونوں قول جمہور کی مخالفت کی بنا پر مرجوح ہیں، حافظ ذہبی اور ابن حجر رحمہ اللہ کی جرح سے یہی ثابت ہوتا ہے۔

''جریر بن عبدالحمید کہتے ہیں کہ میرے نزدیک ثقہ ہے۔''

(سنن الترمذی : 59)

③، ④ محمد بن اسحاق اور شریک بن عبداللہ مدلس ہیں، عن سے بیان کر رہے ہیں، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔

الکامل لابن عدی (۴/ ۱۴؛ ت: شریک بن عبداللہ القاضی) میں علی بن مجاہد کی متابعت سلمہ بن فضل نے کر رکھی ہے۔

یہ سند سخت ضعیف ہے، محمد بن حمید رازی ضعیف ہے، محمد بن اسحاق اور شریک بن عبداللہ قاضی کی تدلیس بھی ہے، لہٰذا متابعت مفید نہیں۔

الموضوعات لابن الجوزی (۱/ ۳۷۶) میں محمد بن حمید کی متابعت ابوعبدالرحمٰن احمد بن عبداللہ فریانانی مروزی نے کی ہے، یاد رہے یہ ''وضاع'' (جھوٹی حدیثیں گھڑنے والا) ہے۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَتْرُوْكٌ . ''متروک ہے۔'' (سوالات البُرقاني : 32)

امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لِلْفِرْيَانَانِيِّ بْنِ حَكِيمٍ هٰذَا أَحَادِيثُ مُنْكَرَةٌ .

''اس فریانانی کی منکر احادیث ہیں۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال :1/ 173)

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ مِمَّنْ يَرْوِي عَنِ الثِّقَاتِ مَا لَيْسَ مِنْ أَحَادِيْثِهِمْ وَعَنْ غَيْرِ الْأَثْبَاتِ مَا لَمْ يُحَدِّثُوا.

''ثقہ اور غیر ثقہ ہر قسم کے راویوں سے وہ احادیث روایت کرتا ہے، جو انہوں نے بیان ہی نہیں کی ہوتیں۔'' (كتاب المجروحين :145/1)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''وضاع'' کہا ہے۔

(المغني في الضّعفاء :43/1)

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيْثٌ لَا يَصِحُّ. ''حدیث غیر ثابت ہے۔''

(الموضوعات :376/1)

دلیل نمبر ⑦

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا:

يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لِكُلِّ نَبِيٍّ وَصِيٌّ، فَمَنْ وَصِيُّكَ؟ فَسَكَتَ عَنِّي، فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ رَآنِي، فَقَالَ :يَا سَلْمَانُ فَأَسْرَعْتُ إِلَيْهِ، قُلْتُ : لَبَّيْكَ، قَالَ :تَعْلَمُ مَنْ وَصِيُّ مُوسٰى؟ قُلْتُ : نَعَمْ يُوشَعُ بْنُ نُونٍ، قَالَ : لِمَ؟ قُلْتُ : لِأَنَّهٗ كَانَ أَعْلَمُهُمْ، قَالَ : فَإِنَّ وَصِيِّي وَمَوْضِعَ سِرِّي، وَخَيْرَ مَنْ أَتْرُكُ بَعْدِي، وَيُنْجِزُ عِدَتِي، وَيَقْضِي دَيْنِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

''اے اللہ کے رسول! ہر نبی کا ایک وصی ہوتا ہے، آپ کا وصی کون ہے؟ آپ خاموش رہے، پھر میری طرف دیکھنے کے بعد فرمایا: سلمان! میں جلدی سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، عرض کیا: حاضر ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جانتے ہو، موسیٰ کا وصی کون تھا؟ عرض کیا: جی ہاں! یوشع بن نون، فرمایا: کس حوالے سے؟ عرض کیا: وہ ان میں سب سے بڑے عالم تھے۔ آپ نے فرمایا: میرا وصی، رازدان، میرے بعد سب سے بہتر، میرے وعدوں کو پورا کرنے والا، میرا قرض ادا کرنے والا علی بن ابی طالب ہے۔'' (المعجم الكبير للطّبراني: 221/6، ح: 6063)

تبصرہ:

من گھڑت روایت ہے۔

① ناصح بن عبداللہ محلمی بالاتفاق متروک الحدیث ہے۔

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِي إِسْنَادِهٖ نَاصِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ مَتْرُوكٌ .

''اس کی سند میں ناصح بن عبداللہ متروک الحدیث ہے۔''

(مَجمع الزّوائد: 114/9)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ''ضعیف'' کہا ہے۔

(تقريب التّهذيب: 7067)

② یحییٰ بن یعلی اسلمی ضعیف ہے، امام یحییٰ بن معین، امام بخاری، امام ابوحاتم رازی، امام ابن عدی وغیرہ نے مجروح قرار دیا ہے۔

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ (مجمع الزوائد:۲/ ۱۰۲)اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (تقریب التھذیب:۷۶۷۷) نے ضعیف قرار دیا ہے۔

وصی سے مراد:

روایت ضعیف ہے، پھر اس سے مراد بھی خلافت بلافصل نہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَوْلُهُ : وَصِيِّ : يَعْنِي أَنَّهُ أَوْصَاهُ فِي أَهْلِهِ لَا بِالْخِلَافَةِ، وَقَوْلُهُ : خَيْرُ مَنْ أَتْرُكُ بَعْدِي يَعْنِي مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان: ''میرا وصی'' سے مراد اہل وعیال کا وصی ہے، نہ کہ خلافت کا ''میرے بعد سب سے بہتر'' سے بھی اہل بیت میں بہتر ہونا مراد ہے۔''

دلیل نمبر ⑧

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَصِيُّهُ؟ فَقَالَ : وَصِيِّي وَمَوْضِعُ سِرِّي، وَخَلِيفَتِي فِي أَهْلِي، وَخَيْرُ مَنْ أُخْلِفُ بَعْدِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ .

''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصی کون ہے؟ فرمایا: میرے وصی، راز دان، میرے اہل بیت میں خلیفہ اور میرے بعد سب

سے بہتر علی بن ابی طالب ہیں۔''

(المتَّفق والمفترق للخطيب :361، الموضوعات لابن الجوزي :374/1)

تبصرہ:

سند باطل اور موضوع ہے۔

① اسماعیل بن زیاد کوفی کذاب اور دجال ہے، اس کا حال گزر چکا ہے۔

② جریر بن عبدالحمید کندی غیر معروف اور غیر مشہور ہے۔

خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كُوْفِيٌّ غَيْرُ مَشْهُوْرٍ لَمْ أَرَ لَهٗ ذِكْرًا إِلَّا فِي حَدِيْثٍ .

''غیر مشہور کوفی ہے، اس نے صرف یہی حدیث بیان کی ہے۔''

③ اشیاخ من قومہ یہ مجہولین کا ٹولہ ہے۔

لہٰذا سند باطل ہے۔

④ عمر بن سعد نصری کے بارے میں امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَمْ يَصِحْ حَدِيْثُهٗ . ''اس کی روایت ثابت نہیں ہے۔''

(التّاريخ الكبير : 158/6)

علما کی تحقیق:

علامہ جورقانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَديثٌ بَاطِلٌ، لَا أَصْلَ لَهٗ، مَدَارُهٗ عَلٰى إِسْمَاعِيلَ بْنِ زِيَادٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْكِنْدِيِّ، عَنْ أَشْيَاخٍ مِنْ

قَوْمِهِ، وَإِسْمَاعِيلُ، قَالَ أَبُو حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ حِبَّانَ : هُوَ شَيْخٌ دَجَّالٌ، لَا يَحِلُّ ذِكْرُهُ إِلَّا عَلٰى سَبِيلِ الْقَدْحِ فِيهِ، وَجَرِيرٌ وَأَشْيَاخٌ مِنْ قَوْمِهِ مَجْهُولُونَ، وَجَرِيرٌ هٰذَا لَيْسَ هُوَ بِجَرِيرِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الَّذِي رَوٰى عَنْهُ سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ .

''روایت باطل ہے، اس کی کوئی اصل نہیں، اس کا دارومدار اسماعیل بن زیاد عن جریر بن عبدالحمید کندی عن اشیاخ من قومہ کی سند پر ہے۔ اسماعیل بن زیاد کے بارے میں امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ شیخ دجال ہے، تنقید کے بغیر اس کی روایت ذکر کرنا جائز نہیں۔ جریر اور اشیاخ من قومہ مجہولین کا ٹولہ ہے، یہ جریر بن عبدالحمید نہیں ہے، جو سہیل بن ابی صالح سے بیان کرتا ہے۔''

(الأباطيل والمناكير : 188/2)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

بِسَنَدٍ مُظْلِمٍ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ زِيَادٍ وَهُوَ كَذَّاب عَنْ جَرِيْرِ الْكِنْدِيِّ، عَنْ أَشْيَاخِ مِنْ قَوْمِهِ .

''عن اسماعیل بن زیاد کذاب عن جریر بن عبدالحمید کندی عن اشیاخ من قومہ کی اندھیر سند سے مروی روایت ہے۔''

(تلخيص الموضوعات : 124)

دلیل نمبر ⑨

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا إِلَّا بَيَّنَ لَهٗ مَنْ يَلِي مِنْ بَعْدِهٖ، فَهَلْ بَيَّنَ لَكَ؟ فَقَالَ : لَا، ثُمَّ سَأَلْتُهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ : نَعَمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ .

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: اللہ کے رسول! تمام انبیا نے اپنا وصی بیان کیا ہے، کیا آپ نے بھی اس کی وضاحت فرمائی ہے؟ فرمایا: نہیں، کچھ عرصہ بعد دوبارہ پوچھا، تو فرمایا: جی ہاں! علی بن ابی طالب۔''

(الضّعفاء الكبير للعقيلي :1/130، الموضوعات لابن الجوزي :1/372)

تبصرہ:

جھوٹی سند ہے۔

امام عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَكِيمُ بْنُ جُبَيْرٍ وَاهٍ وَالْحَسَنُ وَالْأَصْبَغُ مَجْهُولَانِ لَا يُعْرَفَانِ إِلَّا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ .

''حکیم بن جبیر ضعیف ہے، حسن اور اصبغ دونوں مجہول ہیں، صرف اسی حدیث میں وارد ہوئے ہیں۔'' (الضّعفاء الكبير :1/130)

① حکیم بن جبیر سخت ضعیف ہے، امام شعبہ، امام یعقوب بن شیبہ، امام احمد

بن حنبل، امام یحییٰ بن معین، امام ابو حاتم رازی، امام نسائی رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ نے مجروح قرار دیا ہے، امام دارقطنی رحمہ اللہ نے متروک اور امام جوزجانی رحمہ اللہ نے کذاب کہا ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ضعیف کہا ہے۔(تقريب التّهذيب : 1468)

② اصبغ بن سفیان کلبی مجہول ہے، امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ (تاریخ عثمان بن سعید الدارمی (۱۴۶) فرماتے ہیں:

لَا أَعْرِفُهٗ. ''میں اسے نہیں پہچانتا۔''

امام ابن عدی رحمہ اللہ نے بھی مجہول کہا ہے۔

(الكامل في ضعفاء الرّجال :408/1)

③ حسن بن سفیان بھی مجہول ہے۔

④ محمد بن اسحاق ''مدلس'' ہیں، جو ''عن'' سے بیان کر رہے ہیں، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔

⑤ محمد بن حمید رازی ضعیف ہے، جیسا کہ گزر چکا۔

دلیل نمبر ⑩

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کریں:

مَنْ وَصِيُّهٗ، فَقَالَ لَهٗ سَلْمَانُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَنْ وَصِيُّكَ؟ قَالَ : يَا سَلْمَانُ، مَنْ كَانَ وَصِيَّ مُوسٰى؟ قَالَ : يُوشَعُ بْنُ نُونٍ، قَالَ : فَإِنَّ وَصِيِّي وَوَارِثِي يَقْضِي دَيْنِي، وَيُنْجِزُ

مَوْعُودِي : عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ .

''آپ کا وصی کون ہے؟ انہوں نے سوال کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : سلمان! موسیٰ کا وصی کون تھا؟ عرض کیا : یوشع بن نون، فرمایا : میرے وصی، وارث، میرا قرض ادا کرنے والے، میرے وعدوں کو پورا کرنے والے علی بن ابی طالب ہیں۔''

(زوائد فضائل الصّحابة للقطيعي : 1052، الكامل لابن عدي : 397/6، كتاب المجروحين لابن حبان : 5/3، الضّعفاء الكبير للعقيلي : 252/4، تاريخ دِمَشق لابن عساكر : 56,43/42، الموضوعات لابن الجوزي :347/1)

تبصرہ :

جھوٹی سند ہے۔

حافظ ابن الجوزي رحمہ اللہ کہتے ہیں :

هٰذَا حَدِيْثٌ مَّوْضُوْعٌ . ''یہ حدیث من گھڑت ہے۔''

(الموضوعات :347/1)

یہ مطر بن میمون متروک کی کارستانی ہے، جو بالاتفاق ضعیف ہے۔

امام ابونعیم اصبہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

كُوْفِيٌّ وَضَّاعٌ لَهٗ أَحَادِيْثُ فِي الْفَضَائِلِ .

''کوفی ہے، احادیث گھڑتا تھا، اس کی فضائل میں احادیث ہیں۔''

(الضّعفاء :241)

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

كَانَ مِمَّنْ يَّرْوِي الْمَوْضُوْعَاتِ عَنِ الْاَثْبَاتِ يَرْوِي عَنْ أَنَسٍ مَا لَيْسَ مِنْ حَدِيْثِهٖ فِي فَضْلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَغَيْرِهٖ لَا تَحِلُّ الرِّوَايَةُ عَنْهُ .

''ثقہ راویوں سے من گھڑت روایتیں بیان کرتا ہے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ وغیرہ کے فضائل میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ایسی روایتیں بیان کرتا ہے، جو ان کی احادیث نہیں، اس سے روایت لینا جائز نہیں۔''

(كتاب المجروحين : 5/3)

امام ابوزرعہ رازی رحمہ اللہ نے اسے اسامی الضعفاء (٦٦١) میں ذکر کیا ہے۔

یعقوب بن سفیان فسوی رحمہ اللہ نے ''ضعیف'' کہا ہے۔

(المعرفة والتّاريخ :140/3)

امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَوٰى عَنْ أَنَسٍ الْمَوْضُوْعَاتِ .

''یہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے من گھڑت روایتیں بیان کرتا ہے۔''

(تهذيب التّهذيب لابن حجر :170/10)

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے الضعفاء والمتروکین (٥٣٠) میں ذکر کیا ہے۔

امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ إِلَى الضُّعْفِ أَقْرَبُ مِنْهُ إِلَى الصِّدْقِ .

''یہ صدق کی نسبت ضعف کے زیادہ قریب ہے۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال : 398/6)

امام بخاری (الضعفاء : ۳۷۰) اور امام ابو حاتم رازی رحمہما اللہ (الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم:۶/ ۲۸۷) نے منکر الحدیث قرار دیا ہے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے متہم بالکذب کہا ہے۔

(تلخیص الموضوعات :114/1)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ''متروک'' کہا ہے۔

(تقریب التّهذیب :6703)

دلیل نمبر ⑪

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا:

هٰذَا وَصِيِّي مَوضِعُ سِرِّي وَخَيْرُ مَنْ أَتْرُكُ بَعْدِي .

''یہ میرے وصی، راز دان اور میرے بعد سب سے بہتر ہیں۔''

(المجروحين لابن حبان :279/1، الموضوعات لابن الجوزي :375/1)

تبصرہ :

باطل روایت ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَوْضُوْعَةٌ . ''من گھڑت ہے۔''

خالد بن عبید عتکی ''ضعیف'' ہے۔

❁ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِيهِ نَظَرٌ . ''اس پر جرح ہے۔''(التّاريخ الصّغير :162/3)

۞ امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَرْوِي عَنْ أَنَسٍ بِنُسْخَةٍ مَّوْضُوعَةٍ، مَا لَهَا أَصْلٌ، يَعْرِفُهَا مَنْ لَيْسَ الْحَدِيثُ صَنَاعَتُهٗ أَنَّهَا مَوْضُوعَةٌ، لَا تَحِلُّ كِتَابَةُ حَدِيثِهٖ؛ إِلَّا عَلٰى جِهَةِ التَّعَجُّبِ.

''یہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منسوب بے اصل موضوع اور من گھڑت نسخہ روایت کرتا ہے۔ فن حدیث کا ادنی طالب علم بھی جانتا ہے کہ یہ نسخہ من گھڑت ہے، اس سے روایت جائز نہیں ہاں! مگر برائے تعجب۔''

(كتاب المجروحين :279/1)

۞ امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَدَّثَ عَنْ أَنَسٍ بِأَحَادِيثَ مَوْضُوعَةٍ.

''اس نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی طرف جھوٹی روایات منسوب کی ہیں۔''

(المَدخل إلى الصّحيح، ص 133، ت : 48)

۞ امام ابونعیم اصبہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَدَّثَ عَنْ أَنَسٍ بِأَحَادِيثَ مَوْضُوعَةٍ، لَا شَيْءَ.

''اس نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی طرف جھوٹی روایات منسوب کی ہیں۔ اس کے بیان کا اعتبار نہیں۔'' (الضّعفاء : 57)

۞ امام عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يُتَابَعُ عَلٰى حَدِيثِهٖ. ''اس کی روایات منکر ہیں۔''

(الضعفاء الكبير : 10/2)

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ مَعَ جَلَالَتِهٖ .

''مقام ومرتبے کے باوجود اس کی روایت متروک ہوتی ہے۔''

(تقريب التّهذيب : 1654)

دلیل نمبر ⑫

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ فِي مَسْجِدِهٖ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَعِنْدَهٗ جَمَاعَةٌ مِّنْ أَصْحَابِهٖ إِذِ انْقَضَ نَجْمٌ فَقَالَ : مَنِ انْقَضَ هٰذَا النَّجْمُ فِي حُجْرَتِهٖ فَهُوَ الْوَصِيُّ مِنْ بَّعْدِي فَوَثَبَتِ الْجَمَاعَةُ فَإِذَا النَّجْمُ قَدِ انْقَضَ فِي حُجْرَةِ عَلِيٍّ فَقَالُوْا : لَقَدْ ضَلَّ مُحَمَّدُ فِي حُبِّ عَلِيٍّ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ : ﴿وَالنَّجْمِ ----- وَمَا غَوٰى﴾ .

''نماز عشا کے بعد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھا، صحابہ کی ایک جماعت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی، اچانک ایک ستارہ ٹوٹا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے حجرہ میں یہ ستارہ ٹوٹے گا، میرے بعد میرا وصی ہوگا، صحابہ کرام نے دیکھا سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے حجرہ میں ٹوٹا ہے، صحابہ کرام نے کہا : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی محبت میں متوالے ہو گئے۔ اس موقع پر

اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَالنَّجْمِ ---- وَمَا غَوٰی﴾

(شواهد التّنزيل لقواعد التّفضيل للحسكاني : 280/2)

تبصرہ:

باطل روایت ہے۔

① ابوفوارس فضل بن محمد کاتب کی توثیق نہیں مل سکی۔

② محمد بن فضل بن حاتم کی توثیق نہیں مل سکی۔

③ (محمد بن یحیٰ بن بحر) ذہنی کی توثیق نہیں مل سکی۔

④ علی بن ابراہیم جرجانی متہم ہے۔

امام ابوبکر اسماعیلی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

لَمْ یَکُنْ شَیْئً . ''اس کی کوئی حیثیت نہیں۔''

(سؤالات السّهمي للدّارقطني : 48)

امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَوٰی عَنِ الثِّقَاتِ بِالْبَوَاطِیْلِ .

''ثقہ راویوں سے باطل روایتیں بیان کرتا ہے۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال : 216/5)

دلیل نمبر ⑬

سیدنا ابوطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

خَطَبَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَحَمِدَ اللّٰهَ

وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، وَذَكَرَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَاتَمَ الْأَوْصِيَاءِ، وَوَصِيَّ خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ، وَأَمِينَ الصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، لَقَدْ فَارَقَكُمْ رَجُلٌ مَا سَبَقَهُ الْأَوَّلُونَ وَلَا يُدْرِكُهُ الْآخِرُونَ، لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيهِ الرَّايَةَ، فَيُقَاتِلُ جِبْرِيلُ عَنْ يَمِينِهِ، وَمِيكَائِيلُ عَنْ يَسَارِهِ، فَمَا يَرْجِعُ حَتّٰى يَفْتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، وَلَقَدْ قَبَضَهُ اللّٰهُ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي قَبَضَ فِيهَا وَصِيَّ مُوسٰى، وَعُرِجَ بِرُوحِهِ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي عُرِجَ فِيهَا بِرُوحِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، وَفِي اللَّيْلَةِ الَّتِي أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا الْفُرْقَانَ، وَاللّٰهِ، مَا تَرَكَ ذَهَبًا وَلَا فِضَّةً وَلَا شَيْئًا يُصَرُّ لَهُ، وَمَا فِي بَيْتِ مَالِهِ إِلَّا سَبْعُمِائَةِ دِرْهَمٍ وَخَمْسِينَ دِرْهَمًا فَضَلَتْ مِنْ عَطَائِهِ، أَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَ بِهَا خَادِمًا لِأُمِّ كُلْثُومٍ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ عَرَفَنِي، وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنِي فَأَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ قَوْلَ يُوسُفَ: ﴿وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ﴾، ثُمَّ أَخَذَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ

فَقَالَ : أَنَا ابْنُ الْبَشِيرِ، وَأَنَا ابْنُ النَّذِيرِ، وَأَنَا ابْنُ النَّبِيِّ، وَأَنَا ابْنُ الدَّاعِي إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهٖ، وَأَنَا ابْنُ السِّرَاجِ الْمُنِيرِ، وَأَنَا ابْنُ الَّذِي أُرْسِلَ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ، وَأَنَا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ الَّذِينَ أَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيرًا، وَأَنَا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ الَّذِينَ افْتَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَوَدَّتَهُمْ وَوِلَايَتَهُمْ، فَقَالَ فِيمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ﴿قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى﴾(الشورٰی : 23) .

''سیدنا حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ اللہ کی حمد وثنا بیان کی، انہوں نے خاتم الاوصیا، خاتم الانبیا کے وصی، صدیقین اور شہدا کے امین امیر المومنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا، پھر فرمایا: آج رات وہ شخص جدا ہوا، جس سے بڑے عالم عمل میں ان سے چھوٹے تھے، بعد والے آپ کا مقام نہیں پا سکتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں جھنڈا دیتے اور جہاد کیلئے روانہ فرماتے، جبریل علیہ السلام ان کے دائیں اور میکائیل علیہ السلام بائیں طرف رہ کر جہاد کرتے، وہ تب لوٹتے جب انہیں فتح ملتی۔ اللہ نے ان کی روح اس رات قبض کی، جس رات سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی روح قبض کی گئی تھی، ان کی روح اس رات آسمان کی طرف چڑھائی گئی، جس رات سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی روح چڑھائی گئی، اسی رات اللہ تعالیٰ نے

قرآن نازل فرمایا، انہوں نے اپنے اہل وعیال کیلئے سوائے ساڑھے سات سو (۷۵۰) درہم کے کچھ نہیں چھوڑا تا کہ ان کے اہل عیال اس (سات سو درہم) سے ام کلثوم کے لئے خادم کا بندوبست کرلیں۔ پھر فرمایا: لوگو! آپ تو مجھے جانتے ہیں، جو نہیں جانتا وہ سن لے! میں حسن بن علی ہوں، پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی اور فرمایا: میں بشیر و نذیر ہوں، اللہ کے حکم سے اس کی طرف بلانے والے اور سراج منیر کا نواسہ ہوں۔ میں ان کا نواسہ ہوں، جنہیں رحمۃ اللعالمین بنا کر مبعوث کیا گیا ہے، میں ان اہل بیت سے ہوں، جن سے اللہ نے نجاست دور کر دی ہے اور انہیں خوب پاک کر دیا ہے۔ میں ان اہل بیت سے ہوں، جن سے محبت کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: ''کہہ دیجئے: میں آپ سے کوئی بدلہ نہیں چاہتا، مگر محبت رشتہ داری کی۔'' (المعجم الأوسط للطّبراني: 2/336؛ ح: 2155)

تبصرہ:

سند سخت ضعیف ہے۔ سلام بن ابی عمرۃ خراسانی ضعیف ہے۔

امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں:

لَيْسَ حَدِيْثُهٗ بِشَيءٍ. ''اس کی روایت کسی کام کی نہیں۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم: 4/258، ت: 1116)

حافظ ابن قطان فاسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنْ لَجَّ لَاجٍ فِي قَوْلِ ابْنِ مَعِيْنٍ فِي أَحَدٍ مِّنْ هٰؤُلَاءِ إِنَّهٗ لَيْسَ بِشَيْئٍ فَلْيُثْبِتْ لَنَا عَدَالَتَهٗ وَحِيْنَئِذٍ يُقْبَلُ حَدِيْثُهٗ .

''امام ابن معین سے اختلاف کرنے والا، اس کی عدالت ثابت کردے، پھر ہم اس کی روایت قبول کرلیں گے۔''

(بيان الوهم والإبهام : 612/3، ح : 1420)

امام یعقوب بن سفیان فسوی رحمہ اللہ نے اسے باب مَنْ يُّرْغَبُ عَنِ الرِّوَايَةِ عَنْهُمْ میں ذکر کیا ہے۔(المعرفة والتّاريخ :40/3)

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَرْوِي عَنِ الثِّقَاتِ الْمَقْلُوْبَاتِ لَا يَجُوْزُ الْاِحْتِجَاجُ بِخَبْرِهٖ .

'' ثقہ راویوں سے مقلوب روایتیں بیان کرتا ہے، اس کی راویت سے دلیل لینا جائز نہیں۔''(كتاب المجروحين :341/1)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے ''ضعیف'' کہا ہے۔

(تقريب التّهذيب : 2709)

اس کے بارے میں ادنیٰ کلمہ توثیق ثابت نہیں ہے۔

دلیل نمبر ⑭

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

اِنْقَضَّ كَوْكَبٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : انْظُرُوا إِلٰى

هٰذَا الْكَوْكَبِ، فَمَنِ انْقَضَّ فِي دَارِهِ فَهُوَ الْخَلِيفَةُ مِنْ بَعْدِي، قَالَ : فَنَظَرْنَا فَإِذَا هُوَ انْقَضَّ فِي مَنْزِلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ جَمَاعَةٌ مِنَ النَّاسِ : قَدْ غَوٰى مُحَمَّدٌ فِي حُبِّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَالنَّجْمِ إِذَا هَوٰى ...... وَحْيٌ يُّوحٰى﴾ .

''عہد رسالت میں ایک ستارہ ٹوٹا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس ستارے کی طرف دیکھو، جس کے گھر گرے، وہ میرے بعد خلیفہ ہوگا، ہم نے دیکھا، وہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے گھر میں ٹوٹا ہے، تو لوگوں کی ایک جماعت نے کہا: نبی کریم ﷺ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی محبت میں کھو گئے ہیں۔اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی۔''

(الموضوعات لابن الجوزي :1/373)

تبصرہ:

روایت من گھڑت ہے۔

① مالک بن غسان نہشلی غیر معروف ہے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يُعْرَفُ . ''مجہول ہے۔''(میزان الاعتدال : 3/428)

نیز فرماتے ہیں:

مَالِكُ بْنُ غَسَّانَ النَّهْشَلِيُّ بِصْرِيٌّ عَنْ ثَابِتٍ لَا يُعْرَفُ

وَحَدِيْثُهٗ مُنْكَرٌ .

”مالک بن غسان نہشلی بصری عن ثابت مجہول ہے، اس کی حدیث منکر ہے۔“

(المغني في الضّعفاء : 539/2)

امام ابن عدی رحمہ اللہ نے اس کی ایک روایت کو غیر محفوظ کہا ہے۔

(الكامل في ضعفاء الرّجال : 382/6)

② ثوبان بن ابراہیم اخو ذوالنون مصری غیر معتبر ہے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَلَّ مَا رَوٰى مِنَ الْحَدِيْثِ وَلَا كَانَ يُتْقِنُهٗ .

”بہت کم احادیث بیان کیں، وہ بھی یاد نہ تھیں۔“

(سِيَر أعلام النّبلاء :533/11)

③ ربیعہ بن محمد ”متہم“ ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَبِيْعَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُوْ قُضَاعَةَ الطَّائِيُّ عَنْ ذِي النُّوْنِ الْمِصْرِيِّ بِخَبَرٍ بَاطِلٍ .

”ابو قضاعہ ربیعہ بن محمد طائی نے ذوالنون مصری سے باطل روایت بیان کی ہے۔“ (میزان الاعتدال : 45/2)

④ سلیمان بن احمد بن یحییٰ بن عثمان ملطی کذاب ہے۔

امام خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سُلَيْمَانُ هٰذَا كَانَ كَذَّابًا .

”سلیمان جھوٹا تھا۔“(لسان المیزان لابن حجر :73/3)

حمزہ بن یوسف سہمی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

سَمِعْتُ الْوَزِيْرَ أَبَا الْفَضْلِ بْنِ حِنْزَابَةَ وَأَبَا الْحَسَنِ الدَّارَقُطَنِيَّ وَغَيْرَهُمَا يَقُوْلُ سُلَيْمَانَ بْنِ أَحْمَدَ الْمَلَطِيِّ ضَعِيْفٌ .

”میں نے وزیر ابوالفضل بن حنزابہ اور امام دارقطنی کو فرماتے سنا سلیمان بن احمد بن یحییٰ بن عثمان ملطی ضعیف ہے۔“

(سوالات السّهمي للدّارقطني : 299)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يُوْثَقُ بِهٖ . ”اس کی توثیق نہیں ہے۔“

(المغني في الضعفاء :277/1)

اهل علم کی تحقیق :

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اَلْحَدِيْثُ الْمُتَقَدِّمُ إِنَّمَا سَرَقَهٗ بَعْضُ هٰؤُلَاءِ الرُّوَاةِ فَغَيَّرُوْا إِسْنَادَهٗ، وَمِنْ تَغْفِيْلِهٖ وَضْعُهٗ إِيَّاهُ عَلٰى أَنَسٍ فَإِنَّ أَنَسًا لَمْ يَكُنْ بِمَكَّةَ فِي زَمَنِ الْمِعْرَاجِ وَلَا حِيْنَ نُزُولِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ، لِأَنَّ الْمِعْرَاجَ كَانَ قَبْلَ الْهِجْرَة بِسَنَةٍ، وَأَنَسٌ إِنَّمَا عَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ، وَفِي هٰذَا الْإِسْنَادِ ظُلُمَاتٌ .

”بعض لوگوں نے مذکورہ روایت کے الفاظ چرا لیے ہیں، اس کی سند تبدیل کردی، یہ جھوٹ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے سر تھوپ دیا گیا ہے۔ انس رضی اللہ عنہ معراج کے وقت مکہ میں موجود ہی نہیں تھے، نہ ہی اس آیت کے نزول کے وقت حاضر تھے، معراج ہجرت سے ایک سال پہلے ہوئی۔ انس رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعارف مدینہ منورہ میں ہوا، اس کی سند اندھیر نگری ہے، (یعنی جھوٹے اور مجہول راویوں کی قطار لگی ہوئی ہے)۔“

(الموضوعات :1/373-374)

علامہ جورقانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ لَّا يُرْجَعُ مِنْهُ إِلٰى صِحَّةٍ، وَلَيْسَ لِهٰذَا الْحَدِيثِ أَصْلٌ مِنْ حَدِيثِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَلَا مِنْ حَدِيثِ ثَابِتٍ، وَكُلُّ حَدِيثٍ يَكُونُ بِخِلَافِ السُّنَّةِ فَهُوَ مَتْرُوكٌ، وَقَائِلُهٗ مَهْجُورٌ.

”اسے ثابت نہیں کہا جا سکتا، سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے اس روایت کی اصل نہیں ملتی، ہر وہ روایت جو صحیح احادیث کے خلاف ہو، وہ متروک اور اس کا راوی مہجور ہوتا ہے۔“ (الأباطيل والمناكير :1/282)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا بَاطِلٌ وَسَنَدٌ مُظْلِمٌ. ”یہ روایت باطل اور سند مظلم ہے۔“

(الأحاديث المختارة :1/82)

دلیل نمبر ⑮

سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

كُنْتُ قَاعِدًا بَعْدَ مَا بَايَعَ النَّاسُ أَبَا بِكْرٍ فَسَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ يَقُوْلُ لِلْعَبَّاسِ أُنْشِدُكَ اللّٰهَ هَلْ تَعْلَمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم جَمَعَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَأَوْلَادِهِمْ وَأَنْتَ فِيْهِمْ وَجَمَعَكُمْ دُوْنَ قُرَيْشٍ فَقَالَ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنَّهٗ لَمْ يَبعَثِ اللّٰهُ نَبِيًّا إِلَّا جَعَلَ لَهٗ مِنْ أَهْلِهٖ أَخًا وَّوَزِيْرًا وَّوَصِيًّا وَّخَلِيْفَةً فِي أَهْلِهٖ فَمَنْ يَّقُوْمُ مِنْكُمْ يُبَايِعُنِي عَلٰى أَنْ يَّكُوْنَ أَخِي وَوَزِيْرِي وَوَصِيّي وَخَلِيْفَتِي فِي أَهْلِي فَلَمْ يَقُمْ مِنْكُمْ أَحَدٌ فَقَالَ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كُوْنُوْا فِي الْإِسْلَامِ رُؤُوْسًا وَّلَا تَكُوْنُوْا أَذْنَابًا وَاللّٰهُ لَيَقُوْمَنَّ قَائِمُكُمْ أَوْ لَتَكُوْنَنَّ فِي غَيْرِكُمْ ثُمَّ لَتَنْدِمَنَّ فَقَامَ عَلِيٌّ مِنْ بَيْنِكُمْ فَبَايَعَهٗ عَلٰى مَا شَرَطَ لَهٗ وَدَعَاهُ إِلَيْهِ أَتَعْلَمُ هٰذَا لَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَالَ: نَعَمْ.

''جب لوگوں نے سیدنا ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی، میں وہاں بیٹھا تھا کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے فرماتے سنا: میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا آپ جانتے ہیں، رسول

اللہ ﷺ نے بنو عبد المطلب کو اولاد سمیت جمع کیا تھا، آپ بھی ان میں شامل تھے، قریشیوں میں صرف آپ کو بلایا گیا تھا۔ پھر فرمایا: بنو مطلب! اللہ نے جتنے انبیا مبعوث فرمائے ہیں، ان کے اہل بیت میں سے ایک شخص کو ان کا بھائی، وزیر، وارث، وصی، ان کے وعدوں کو پورا کرنے والا اوران کا قرض ادا کرنے والا بنایا ہے۔ اب آپ میں سے کون بیعت کرتا ہے کہ جو میرا بھائی، وزیر، وارث، وصی، میرے وعدوں کو پورا کرنے والا اور میرے قرض کو ادا کرنے والا ہو، اس وقت آپ میں سے کوئی کھڑا نہیں ہوا تھا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بنو مطلب! اسلام میں سردار بنو، غلام نہ بنو، کون ہے جو میرا بھائی، وزیر، وارث، وصی، میرے وعدوں کو پورا کرنے والا اور میرا قرض ادا کرنے والا ہو، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، آپ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ، تیسرے دن آپ نے فرمایا: کوئی یہ ذمہ داری لے لے، ورنہ آپ کے علاوہ کسی کو سونپ دی جائے گی، پھر آپ کو ندامت ہوگی، سیدنا علی رضی اللہ عنہ پھر کھڑے ہوئے، آپ ﷺ نے سب کے سامنے ان سے بیعت لی، ان کے لئے دعا کی، آپ کو یہ بات معلوم ہے، فرمایا: جی ہاں! معلوم ہے۔'' (تاریخ دِمَشق لابن عساکر: 50/42)

تبصرہ:

سخت ضعیف ہے۔

① علی بن عمر بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب ''مستور'' ہے۔

(تقریب التّہذیب: 4775)

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يُعْتَبَرُ حَدِيْثُهٗ مِنْ غَيْرِ رِوَايَةِ أَوْلَادِهٖ .

''اس کی روایت اس کی اولاد کے علاوہ قابل اعتماد ہے۔''

(الثّقات : 456/8)

② عمر بن علی بن عمر بن علی بن حسین کی توثیق نہیں مل سکی، یہ علی بن عمر کی اولاد میں سے ہے، امام ابن حبان رحمہ اللہ کی تحقیق کے مطابق یہ روایت غیر معتبر ہوئی۔

③ جعفر بن عبداللہ بن جعفر محمدی الملقب بہ راس المدر کی شیعہ ہے، ابن نجاشی شیعہ نے اس کی توثیق کی ہے، لیکن اہل سنت کی کتابوں میں اس کے بارے میں کچھ ثابت نہیں۔

دلیل نمبر ⑯

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

كُنْتُ جَالِسًا مَعَ فِتْيَةٍ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم إِذَ انْقَضَ كَوْكَبٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم : مَنِ انْقَضَ هٰذَا النَّجْمُ فِي مَنْزِلِهٖ فَهُوَ الْوَصِيُّ مِنْ بَعْدِي فَقَامَ فِتْيَةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ فَنَظَرُوْا فَإِذَا الْكَوْكَبُ قَدِ انْقَضَّ فِي مَنْزِلِ عَلِيٍّ قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ غَوَيْتَ فِي حُبِّ عَلِيٍّ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَالنَّجْمِ إِذَا هَوٰى مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى وَمَا يَنْطِقُ عَنِ

الْهَوٰى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوحٰى﴾ إِلٰى قَوْلِهٖ : ﴿وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلٰى﴾ .

''میں بنو ہاشم کی ایک جماعت کے ہمراہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں تھا، اچانک ایک ستارہ ٹوٹا، آپ ﷺ نے فرمایا: جس کے گھر یہ ستارہ ٹوٹا ہے، میرے بعد وہ میرا وصی ہوگا، بنو ہاشم کے نوجوان دیکھنے کو کھڑے ہوئے، معلوم ہوا کہ وہ ستارہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے گھر میں ٹوٹا ہے، انہوں نے کہا: اللہ کے رسول! یہ آپ کی علی رضی اللہ عنہ سے محبت ہے اور بس، اس موقع پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿وَالنَّجْمِ إِذَا هَوٰى مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ......﴾

(تاريخ ابن عساكر : 392/42؛ مناقب عليّ لابن المغازلي : 353)

تبصرہ:

ضعیف اور باطل ہے۔

① ہشیم بن بشر واسطی مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

② محمد بن خلیل جہنی کے حالات اہل سنت کی کتابوں میں نہیں ہیں۔

③ علی بن محمد بن خلیل بن ہارون بصری کے حالات نہیں مل سکے۔

④ حسین بن علی بن حسین ابو عبد اللہ دہان کی توثیق مطلوب ہے۔

حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيْثٌ مُّنْكَرٌ وَمِنْ أَبِي عُمَرَ وَبَيْنَ هُشَيْمٍ مَجْهُوْلُوْنَ لَا يُعْرَفُوْنَ .

”یہ حدیث منکر ہے، ابوعمر اور ہشیم کے درمیان مجہول اور نامعلوم رواۃ ہیں۔“

دلیل نمبر ⑰

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

لَمَّا عُرِجَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ وَأَرَاهُ اللّٰهُ مِنَ الْعَجَائِبِ فِي كُلِّ سَمَاءٍ، فَلَمَّا أَصْبَحَ جَعَلَ يُحَدِّثُ النَّاسَ مِنْ عَجَائِبِ رَبِّهٖ فَكَذَّبَهٗ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ مَنْ كَذَّبَهٗ وَصَدَّقَهٗ مَنْ صَدَّقَهٗ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ انْقَضَّ نَجْمٌ مِنَ السَّمَاءِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فِي دَارِ مَنْ وَقَعَ هٰذَا النَّجْمُ فَهُوَ خَلِيفَتِي مِنْ بَعْدِي، قَالَ : فَطَلَبُوا ذٰلِكَ النَّجْمُ فَوَجَدُوهُ فِي دَارِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ أَهْلُ مَكَّةَ : ضَلَّ مُحَمَّدٌ وَغَوٰى، وَهَوٰى إِلٰى أَهْلِ بَيْتِهٖ، وَمَالَ إِلَى ابْنِ عَمِّهٖ عَلَى ابْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ نَزَلَتْ هٰذِهِ السُّورَةُ : ﴿وَالنَّجْمِ إِذَا هَوٰى مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ......﴾ .

”نبی کریم ﷺ کو ساتویں آسمان کی سیر کرائی گئی اور اللہ نے آپ کو عجائبات دکھائے، علی الصبح آپ ﷺ نے اپنے رب کی طرف سے دکھائے گئے عجائبات اہل مکہ سے بیان کیے، اہل مکہ نے آپ ﷺ کی تکذیب کی، البتہ تصدیق کرنے والوں نے آپ ﷺ کی تصدیق فرمائی۔ اسی دوران آسمان سے ایک ستارہ ٹوٹا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کے گھر یہ ستارہ گرے گا، وہ میرے بعد خلیفہ ہوگا۔ چنانچہ وہ ستارہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے گھر گرا، اہل مکہ کہنے لگے: محمد (ﷺ نعوذ باللہ) راہ راست سے ہٹ گئے ہیں، اہل بیت کی محبت میں متوالے ہوئے جاتے ہیں اور اپنے چچا زاد بھائی کی طرف جھک گئے ہیں، اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿وَالنَّجْمِ إِذَا هَوٰى مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ......﴾

(الموضوعات لابن الجوزي :1/372)

تبصرہ:

انتہائی جھوٹی روایت ہے۔

① محمد بن سائب کلبی بالاتفاق ضعیف، متروک اور کذاب ہے۔

② ابو صالح باذام مولیٰ ام ہانی ضعیف ہے اور مرسل روایات بیان کرتا ہے۔

(تقريب التّهذيب لابن حجر : 634)

نیز مختلط بھی ہے۔

③ محمد بن مروان سدی صغیر بالاتفاق کذاب اور متروک ہے۔

④ مسیّب بن واضح کثیر الخطا ہے۔

⑤ عبداللہ بن منیر دامغانی کی پہچان نہیں ہو سکی۔

⑥ محمد بن جعفر بن علی بن احمد اخنف ''متہم'' ہے، منکر اور موضوع روایت بیان کیا کرتا تھا۔

⑦ احمد بن حسین المعروف بہ ابو جناء کا تعارف چاہیئے۔

اھل علم کا فیصلہ :

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ مَّوْضُوعٌ لَا شَكَّ فِيهِ، وَمَا أَبْرَدَ الَّذِي وَضَعَهُ وَمَا أَبْعَدَ مَا ذَكَرَ، وَفِي إِسْنَادِهِ ظُلُمَاتٌ .

''یہ حدیث من گھڑت ہے، اسے گھڑنے والا کتنا برا ہے، کس قدر بعید از عقل بات بیان کہہ دی، سند اندھیر نگری ہے۔''

(الموضوعات :373/1)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا مِنْ أَبْرَدِ الْمَوْضُوْعَاتِ كَمَا تَرٰى .

''عقل دشمنی کی انتہا پر پہنچتی موضوع ہے، جیسا کہ آپ نے دیکھا۔''

(تلخیص الموضوعات :223/1)

علامہ شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مِمَّا إِسْنَادُهٗ ثَلَاثَةٌ كَذَّابُوْنَ وَهُوَ مَوْضُوْعٌ بِلَا رَيْبٍ .

’’اس کی سند میں تین جھوٹے ہیں، بے شک یہ روایت موضوع ہے۔‘‘

(الفوائد المجموعة في الأحاديث الموضوعة : 62)

حافظ سیوطی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

بَاطِلٌ فِي إِسْنَادِهٖ ظُلُمَاتٌ .

’’روایت باطل ہے، سند میں اندھیرے ہیں۔‘‘

(اللآلي المصنوعة :325/1)

دلیل نمبر ⑱

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

هٰذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَصِيُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِمَامُ الْمُتَّقِينَ وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ .

’’یہ علی بن ابی طالب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصی، متقین کے امام اور نورانی چہروں والوں کے قائد ہیں۔‘‘

(تاریخ بغداد للخطیب :114/11، تاریخ دِمَشق لابن عساکر : 326/42، الموضوعات لابن الجوزي :394/1)

تبصرہ :

سند جھوٹی ہے۔

① عبدالجبار بن احمد بن عبیداللہ سمسار "متہم" ہے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَوٰى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى الطُّهُوْرِيِّ فَاَتٰى بِخَبَرٍ مَوْضُوْعٍ فِي فَضَائِلِ عَلِيٍّ .

"عبدالجبار بن احمد بن عبیداللہ سمسار نے علی بن مثنیٰ طہوری کے حوالے سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے فضائل میں موضوع روایت بیان کی ہے۔"

(میزان الاعتدال : 533/2)

② ابن لہیعہ جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔ نیز مختلط بھی ہے۔

لہٰذا یہ روایت رکیک ومکذوب ہے۔

دلیل نمبر ⑲

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

هٰذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَصِيُّ رَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَ إِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَقَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ .

"یہ علی بن ابی طالب رسول رب العالمین کے وصی، متقین کے امام اور نورانی چہروں والوں کے قائد ہیں۔"

(تاریخ دِمَشق لابن عساکر : 326/42)

تبصرہ :

سند سخت ضعیف ہے۔

① اعمش ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔

②، ③ خزیمہ بن ماہان مروزی اور محمد بن احمد بن حسن قطوانی کے بارے میں حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

أَتٰى بِخَبَرٍ مَّوْضُوْعٍ فَمَا أَدْرِي هُوَ الْآفَةُ فِيْهِ أَوِ الرَّاوِيّ عَنْهُ.

''اس نے ایک من گھڑت روایت بیان کی ہے، نہیں معلوم یہ آفت اس نے خود ڈھائی ہے یا اس کے شاگرد نے۔''

(میزان الاعتدال: 652/1، ت: 2506)

حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِي إِسْنَادِهٖ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الشِّيْعَةِ.

''اس کی سند میں کئی شیعہ راوی ہیں۔'' (تاریخ دِمَشق: 326/42)

④ ابو عباس ابن عقدہ میں ضعف پایا جاتا ہے۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اسے ''ضعیف'' کہا ہے۔ (السّنن: 264/2)

❁ حمزہ بن یوسف سہمی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

سَمِعْتُ أَبَا عُمَرَ بْنِ حَيْوَيْهِ يَقُولُ: كَانَ أَحْمَدُ بْنُ عُقْدَةَ فِي جَامِعِ بَرَاثَا يُمْلِي مَثَالِبَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ قَالَ: الشَّيْخَيْنِ، يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ، فَتَرَكْتُ حَدِيثَهٗ، وَلَا أُحَدِّثُ عَنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ شَيْئًا.

''میں نے ابو عمر بن حیویہ کو کہتے سنا کہ احمد بن عقدہ براثا کی جامع میں

صحابہ کرام یا ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے عیوب لکھواتا تھا۔اس وجہ سے میں نے اس کی روایت چھوڑ دی، اب اس سے روایت نہیں کرتا۔‘‘

(سؤالات السّهمي : 166)

❁ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ صَاحِبَ مَعْرِفَةٍ وَّحِفْظٍ، وَمُقَدَّمًا فِي هٰذِهِ الصَّنَاعَةِ؛ إِلَّا أَنِّي رَأَيْتُ مَشَايِخَ بَغْدَادَ مُسِيئِينَ الثَّنَاءَ عَلَيْهِ.

’’یہ بڑا عالم، حافظ اور اس فن میں مقدم تھا، مگر میں نے بغداد کے مشائخ کو دیکھا کہ وہ اس پر جرح کرتے ہیں۔‘‘

(الكامل في ضعفاء الرّجال :206/1)

❁ امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ رَجُلَ سَوْءٍ. ’’برا آدمی تھا۔‘‘

(تاريخ بغداد للخطيب : 22/5، وسندهٗ صحيحٌ)

امام دارقطنی رحمہ اللہ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا:

أَيْش أَكْبَرُ مَا فِي نَفْسِكَ عَلَيْهِ؟

’’کیا آپ اس کی کسی اچھائی سے واقف ہیں؟

تو وہ تھوڑی دیر کے لیے خاموش ہو گئے، پھر فرمایا:

اَلْأَكْثَرُ مِنَ الْمَنَاكِيرِ. ’’اس کی اکثر روایات منکر ہیں۔‘‘

(تاريخ بغداد : 22/5، وسندهٗ صحيحٌ)

۞ ابن عقدہ نے عبد الغفار بن القاسم ابو مریم کی تعریف میں مبالغہ کیا، تو امام ابن عدی رحمہ اللہ نے فرمایا:

اِبْنُ سَعِيدِ (ابْنِ عُقْدَةَ) حَيْثُ قَالَ، هٰذَا الْمَيْلُ الشَّدِيدُ إِنَّمَا كَانَ لِإِفْرَاطِهٖ فِي التَّشَيُّعِ.

''ابن سعید (ابن عقدہ) نے انتہا کا میلان اس لیے ظاہر کیا ہے کہ وہ خود غالی شیعہ ہے۔'' (الكامل في ضعفاء الرّجال: 327/5)

۞ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِيهِ ضُعْفٌ. ''اس میں کمزوری ہے۔''

(سير أعلام النّبلاء: 341/5- 342)

نیز ابن خراش اور ابن عقدہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

فِيهِمَا رَفْضٌ وَّبِدْعَةٌ.

''ان دونوں میں دشمنی صحابہ اور بدعت موجود ہے۔''

(ميزان الاعتدال: 128/1)

مزید فرماتے ہیں:

شِيعِيٌّ، وَضَعَّفَهٗ غَيْرُ وَاحِدٍ.

''شیعہ ہے اور اسے کئی محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔''

(المغني في الضّعفاء: 55/1)

۞ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ابْنُ عُقْدَةَ مُتَّهَمٌ . ''ابن عقدہ متہم ہے۔''

(جامع المسانيد والسّنن : 524/5)

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے ''ضعیف'' کہا ہے۔

(سنن الدّارقطني : 264/2)

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اِبْنُ عُقْدَةَ فَإِنَّهٗ كَانَ رَافِضِيًّا يُحَدِّثُ بِمَثَالِبِ الصَّحَابَةِ .

''ابن عقدہ رافضی تھا، صحابہ کی تنقیص پر مبنی روایات بیان کرتا تھا۔''

(الموضوعات :356/1)

اس پر حافظ ذہبی کا حکم حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (لسان المیزان : ۲/ ۳۹۷) نے برقرار رکھا ہے۔

ابن عراق الکتانی نے ''موضوع'' کہا ہے۔(تنزيه الشّريعة : 20)

دلیل نمبر ⑳

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَا أُمَّ سَلَمَةَ لَا تَلُوْمِيْنِي فَإِنَّ جِبْرَائِيْلَ أَتَانِي مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى يَأْمُرُ أَنْ أُوْصِيَ بِهٖ عَلِيًّا مِنْ بَعْدِي، وَكُنْتُ بَيْنَ جِبْرَائِيْلَ وَعَلِيٍّ، وَجِبْرَائِيْلُ عَنْ يَّمِيْنِي وَعَلِيٌّ عَنْ شِمَالِي فَأَمَرَنِي جِبْرَائِيْلُ أَنْ أُخْبِرَ عَلِيًّا بِمَا هُوَ كَائِنٌ بَّعْدِي إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ، فَاعْذِرِيْنِي وَلَا تَلُوْمِيْنِي إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اخْتَارَ مِنْ

كُلِّ أُمَّةٍ نَبِيًّا وَاخْتَارَ لِكُلِّ نَبِيٍّ وَصِيًّا فَأَنَا نِبِيُّ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَعَلِيٌّ وَصِيِّي فِي عِتْرَتِي وَأَهْلِ بَيْتِي وَأُمَّتِي مِنْ بَعْدِي.

''ام سلمہ! مجھے ملامت نہ کرو، اللہ تعالیٰ کی طرف سے جبرائیل میرے پاس آئے ہیں، اللہ حکم فرماتے ہیں: میں علی کو اپنے بعد وصی بنالوں، میں جبریل اور علی کے درمیان تھا، جبریل میری دائیں اور علی بائیں طرف تھے، جبریل نے مجھے اللہ کا حکم بیان کیا کہ میں علی کو وہ سب کچھ بتا دوں، جو قیامت تک ہونے والا ہے، اس لئے ام سلمہ میری معذرت قبول کرو اور مجھے ملامت نہ کرو، اللہ نے ہر امت میں سے نبی کا چناؤ کیا ہے اور ہر نبی کو اپنا وصی منتخب کرنے کا اختیار دیا ہے، میں اس امت کا نبی اور علی میرے بعد میری اولاد، اہل بیت اور میری امت میں میرے وصی ہیں۔''

چيك (مناقب أبي حنيفة للموفق الخوارزمي:)

تبصرہ:

باطل روایت ہے۔

① علی بن محمد منکدر کا کوئی پتہ نہیں۔

② حسین بن یوسف بن سعید بن ابوجہم کا کوئی پتہ نہیں۔

③ یوسف بن سعید بن ابوجہم کا کوئی پتہ نہیں۔

④ محمد بن منذر بن سعید بن ابوجہم کا جرح وتعدیل کی کتب میں کوئی ذکر نہیں۔

⑤ منذر بن محمد بن منذر کو ابن نجاشی شیعہ نے متروک قرار دیا ہے۔

⑥ احمد بن محمد بن سری یحییٰ تمیمی کے بارے حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلرَّافِضِيُّ الْكَذَّابُ . ''کذاب رافضی ہے۔''

(میزان الاعتدال :139/1)

دلیل نمبر ㉑

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمَّا أَحَبَّ أَنْ يَّخْلُقَنِي، خَلقَنِي نُطْفَةَ بَيْضَاءَ طَيِّبَةً فَأَوْدَعَهَا فِي صُلْبِ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمْ يَزَلْ يَنْقُلُهَا مِنْ صُلْبٍ طَاهِرٍ إِلٰى رَحْمٍ طَاهِرٍ اِلٰى نُوْحٍ وَإِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ثُمَّ كَذٰلِكَ إِلٰى عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يُصِبْنِي مِنْ دَنَسِ الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ افْتَرَقَتْ تِلْكَ النُّطْفَةُ شَطْرَيْنِ إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبِي طَالِبٍ فَوَلَدَنِي أَبِي فَخَتَمَ اللّٰهُ بِيَ النُّبُوَّةَ وَوَلَدَ عَلِيٌّ فَخُتِمَتْ بِهِ الْوَصِيَّةُ ثُمَّ اجْتَمَعَتِ النُّطْفَتَانِ مِنِّي وَمِنْ عَلِيٍّ فَوَلَدْنَا الْجَهْرَ وَالْجُهَيْرَ الْحَسَنَيْنِ فَخَتَمَ اللّٰهُ بِهِمَا أَسْبَاطَ النُّبُوَّةِ وَجَعَلَ ذُرِّيَّتِي مِنْهُمَا .

''اللہ نے میری تخلیق کرنا چاہی، تو مجھے پاک نطفے میں پیدا کر کے آدم کی پشت میں رکھ دیا، وہ نطفہ ہمیشہ پاک پشتوں سے پاک رحموں جیسے نوح سے ابراہیم اور ابراہیم سے عبد المطلب تک منتقل ہوتا رہا، مجھے جاہلیت کی

میل کچیل سے محفوظ رکھا گیا، پھر وہ نطفہ دوحصوں عبداللہ اور ابو طالب میں تقسیم ہو گیا، میرے باپ کے ذریعے میری پیدائش ہوئی، مجھ پر اللہ نے نبوت ختم کر دی، پھر علی رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے، جن پر وصیت ختم ہوئی، پھر میری اور علی کی طرف سے دونوں نطفے جمع ہو گئے، ہمارے ذریعے حسنین کریمین نے جنم لیا، ان دونوں کے ساتھ اللہ نے نبوت کی ذریت کا خاتمہ فرما دیا، میری اولاد ان دونوں سے جاری فرما دی۔''

(الأمالي لأبي جعفر الطوسي الرافضي: 500، 501)

تبصرہ:

جھوٹ کا پلندہ ہے۔

① ابو مفضل محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عبید اللہ بہلول شیبانی ''وضاع'' ہے۔

❀ ابن غضائری شیعہ نے لکھا ہے۔

وَضَّاعٌ، كَثِيْرُ الْمَنَاكِيْرِ، وَرَأَيْتُ كُتُبَهٗ وَفِيْهَا الْأَسَانِيْدُ مِنْ دُوْنِ الْمُتُوْنِ وَالْمُتُوْنُ مِنْ دُوْنِ الْأَسَانِيْدِ وَ أَرٰى تَرْكَ مَا يُنْفَرَدُ بِهٖ.

''احادیث گھڑتا تھا، اکثر منکر روایتیں بیان کی ہیں، میں نے اس کی کتب کا مطالعہ کیا، اس میں سندیں بغیر متن کے اور متن بغیر سند کے تھے، میرے مطابق اس کی منفرد روایات ترک کر دی جائیں۔''

(الخلاصة لابن داود الحلي، ص 252)

۞ نجاشی شیعہ کا کہنا ہے۔

كَانَ فِي أَوَّلِ أَمْرِهٖ ثَبْتًا ثُمَّ خَلَطَ وَرَأَيْتُ جُلَّ أَصْحَابِنَا يَغْمِزُوْنَ وَيُضَعِّفُوْنَ.

''ابتدا میں ثقہ تھا، پھر سٹھیا گیا، ہمارے اکثر علما اس پر جرح کرتے اور اسے ضعیف قرار دیتے تھے۔'' (رجال النّجاشي، ص 396)

۞ ابو جعفر طوسی لکھتے ہیں:

كَثِيْرُ الرِّوَايَةِ إِلَّا أَنَّهٗ ضَعَّفَهٗ قَوْمٌ.

''کثیر الروایہ تھا، البتہ اسے ایک بڑی جماعت نے ضعیف کہا ہے۔

(رجال الطّوسي ص511)

۞ ابو جعفر طوسی کا کہنا ہے:

أَخْبَرَنَا عَنْهُ جَمَاعَةٌ.

''یہ روایت ہمیں اس سے ایک جماعت نے بیان کی ہے۔''

② ابو احمد عبید اللہ بن حسین بن ابراہیم علوی نصیبی کی توثیق نہیں مل سکی۔ ابو مفضل نے کہا ہے۔

اَلشَّيْخُ الشَّرِيْفُ الصَّالِحُ. ''یہ شیخ شریف اور نیک ہے۔''

(تاریخ بغداد للخطیب: 348/10)

ابو مفضل خود وضاع ہے، لہٰذا یہ اگر کسی کی توثیق کرتا ہے، تو معتبر نہیں۔

③ علی بن حمزہ بن حسن علوی کی اہل سنت کی کتابوں میں توثیق نہیں مل سکی۔

نجاشی (رجال النجاشی:۲:۷۲) اور ابن داود حلی (رجال الحلی:۱۳۸) نے اسے ثقہ کہا ہے، لیکن اہل سنت کے ہاں یہ توثیق معتبر نہیں۔

دلیل نمبر ㉒

سیدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عبدالمطلب کے چالیس لوگ اکٹھے کیے اور ان سے مخاطب ہو کر فرمایا:

يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْ رَسُوْلًا إِلَّا جَعَلَ لَهٗ مِنْ أَهْلِهٖ أَخًا وَّوَزِيْرًا وَّوَارِثًا وَّوَصِيًّا وَّمُنْجِزًا لِعُدَاتِهٖ وَقَاضِيًّا لِدَيْنِهٖ فَمَنْ مِّنْكُمْ يُتَابِعُنِي عَلٰى أَنْ يَّكُوْنَ أَخِي وَوَزِيْرِي وَوَصِيِّي وَيَنْجُزُ عُدَاتِي وَقَاضِي دَيْنِي فَقَامَ إِلَيْهِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ أَصْغَرُهُمْ فَقَالَ لَهٗ : اجْلِسْ وَقَدَّمْ إِلَيْهِمُ الْجَذْعَةَ وَالْفَرَقَ مِنَ اللَّبَنِ فَصَدَرُوْا عَنْهُ حَتّٰى أَنَّهٗ لَهُمْ وَفَضُلَ مِنْهُ فَضْلَهٗ فَلَمَّا كَانَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي أَعَادَ عَلَيْهِمُ الْقَوْلَ ثُمَّ قَالَ : يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كُوْنُوْا فِي الْإِسْلَامِ رُؤُوْسًا وَلَا تَكُوْنُوْا أَذْنَابًا فَمَنْ مِّنْكُمْ يُبَايِعُنِي عَلٰى أَنْ يَّكُوْنَ أَخِي وَوَزِيْرِي وَوَصِيِّي وَقَاضِي دَيْنِي وَمُنْجِزُ عُدَاتِي فَقَامَ إِلَيْهِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ : اجْلِسْ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ أَعَادَ عَلَيْهِمُ الْقَوْلَ فَقَامَ

عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَبَايَعَهٗ بَيْنَهُمْ فَتَفَلَ فِي فِيهِ فَقَالَ أَبُوْ لَهْبٍ : بِئْسَ مَا جَبَرْتَ بِهِ ابْنَ عَمِّكَ إِذْ أَجَابَكَ إِلٰى مَا دَعَوْتَهٗ إِلَيْهِ مَلَأْتَ فَاهُ بُصَاقًا .

''بنو مطلب! اللہ تعالیٰ نے جتنے انبیا مبعوث فرمائے ہیں، ان کے اہل بیت میں سے ان کا بھائی، وزیر، وارث، وصی، ان کے وعدے پورے کرنے والا اور ان کے قرض ادا کرنے والا ایک آدمی بنایا ہے۔ اب کون اس بات پر میری بیعت کرتا ہے کہ جو میرا بھائی، وزیر، وارث، وصی، میرے وعدے پورے کرنے والا، میرے قرض ادا کرنے والا ہو، سیدنا علی رضی اللہ عنہ اس ذمہ داری کو نبھانے کے لئے کھڑے ہوئے، وہ سب سے چھوٹے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیٹھ جاؤ، انہیں بکری کا گوشت اور دودھ کا بڑا پیالہ پیش کیا گیا، وہ وہاں سے چلے گئے، یہاں تک کہ گوشت اور دودھ بچا رہا، دوسرا دن آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات دہرائی، بنو مطلب! اسلام میں سردار بنو، غلام نہ بنو، کون اس بات پر میری بیعت کرتا ہے کہ جو میرا بھائی، وزیر، وارث، وصی، میرے وعدے پورے کرنے والا، میرے قرض ادا کرنے والا ہو، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، فرمایا: بیٹھ جاؤ، تیسرے دن بھی یہی بات دہرائی، علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کے سامنے ان سے بیعت لی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن ان کے منہ میں ڈالا، اس پر ابولہب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا:

آپ نے کتنا برا کیا، اس نے آپ کی دعوت پر لبیک کہا، مگر آپ نے اس کے منہ میں تھوک دیا۔'' (تاریخ دِمَشق لابن عساکر : 49/42)

تبصرہ :

انتہا کی جھوٹی سند ہے۔

① اسماعیل بن محمد بن عبداللہ بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب کے حالات نہیں مل سکے۔

② علی بن حسن بن حسین بن علی بن حسین کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

③ ابوالحسن احمد بن یعقوب جعفی یہ ابوالحسن احمد بن یوسف بن یعقوب بن حمزہ راوی ہے، ابن الجلاء کے نام سے معروف ہے، اہل سنت کی کتابوں میں اس کا ذکر نہیں مل سکا۔

④ ابوالحسن محمد بن عبداللہ بن علی بن عبیداللہ بن عبداللہ کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

دلیل نمبر ㉓

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، إِنِّي قَدْ جِئْتُكُمْ بِخَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَقَدْ أَمَرَنِي اللّٰهُ أَنْ أَدْعُوَكُمْ إِلَيْهِ، فَأَيُّكُمْ يُوَازِرُنِي عَلٰى هٰذَا الْأَمْرِ عَلٰى أَنْ يَكُونَ أَخِي، وَوَصِيِّي، وَخَلِيفَتِي فِيكُمْ؟ قَالَ : فَأَحْجَمَ الْقَوْمُ عَنْهَا جَمِيعًا وَقُلْتُ : أَنَا يَا

نَبِيَّ اللّٰهِ، أَكُونُ وَزِيرَكَ عَلَيْهِ، فَأَخَذَ بِرَقَبَتِي، وَقَالَ : هٰذَا أَخِي، وَوَصِيِّي، وَخَلِيفَتِي فِيكُمْ، فَاسْمَعُوا لَهٗ وَأَطِيعُوْا.

''بنو مطلب! میں آپ کی طرف دنیا و آخرت کی بھلائیوں کے ساتھ آیا ہوں، اللہ نے مجھے حکم دیا کہ میں بھلائی کی طرف بلاؤں، اب اس معاملہ میں کون میرے ساتھ پختہ عہد کرتا ہے کہ وہ میرا بھائی، وصی اور خلیفہ بنے، اس پر قوم خاموش رہی، میں نے عرض کیا: اللہ کے نبی! میں آپ ﷺ کا وزیر بن جاتا ہوں، نبی کریم ﷺ نے میرا کندھا پکڑا، اور فرمایا: آپ میرے بھائی، وصی اور خلیفہ ہیں، ان کی اطاعت کرو۔''

(تفسير الطّبري : 19/148-149، تاريخ الطّبري : 2/62، تهذيب الآثار للطّبري : 1368، واللّفظ لهٗ، شرح معاني الآثار للطّحاوي : 4/387، مختصراً، تاريخ دِمَشق لابن عساكر : 42/48-49)

تبصرہ :

من گھڑت روایت ہے۔

① ابو مریم عبد الغفار بن قاسم متروک اور کذاب ہے۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوْ مَتْرُوْكٌ كَذَّابٌ شِيْعِيٌّ وَ ضَعَّفَهُ الْأَئِمَّةُ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ.

''یہ متروک، جھوٹا اور شیعہ ہے۔ اسے جمہور ائمہ نے ضعیف کہا ہے۔''

(تفسير ابن كثير : 4/649، سورة الشّعراء تحت آيت : 214)

امام ابو حاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ كَانَ مِنْ رُؤَسَاءِ الشِّيْعَةِ وَكَانَ شُعْبَةُ حَسَنُ الرَّأْيِ فِيْهِ لَا يُكْتَبُ حَدِيْثُهٗ .

''متروک الحدیث اور شیعہ سرداروں میں سے ہے، امام شعبہ رحمہ اللہ کی رائے اس کے بارے میں اچھی تھی، البتہ اس کی حدیث نہیں لکھی جائے گی۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 54/6)

امام ابوزرعہ رحمہ اللہ نے لَیِّنٌ (کمزور) ہے۔

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 54/6)

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسِ بِشَيءٍ . ''یہ کسی کھاتے کا نہیں ہے۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 54/6)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ بِثِقَةٍ كَانَ يُحَدِّثُ بِبَلَايَا فِي عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَامَّةُ حَدِيثِهٖ بَوَاطِيْلُ .

''قابل اعتماد نہیں، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں بے تکی باتیں بیان کرتا تھا، اس کی اکثر احادیث باطل ہیں۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 53/6، وسندهٗ صحيحٌ)

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے ''متروک'' کہا ہے۔

(سوالات البُرقاني للدّارقطني : 316)

امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لِعَبْدِ الْغِفَارِ بْنِ الْقَاسِمِ أَحَادِيْثُ صَالِحَةٌ وَفِي حَدِيْثِهٖ مَا لَا يُتَابَعُ عَلَيْهِ وَكَانَ غَالِيًا فِي التَّشَيُّعِ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ شُعْبَةُ حَدِيْثَيْنِ وَيُكْتَبُ حَدِيْثُهٗ مَعَ ضُعْفِهٖ .

''عبدالغفار بن قاسم کی احادیث خوب پیرائے میں ہیں، لیکن اس کی روایات کی موافقت نہیں ملتی، کٹر شیعہ تھا، امام شعبہ رحمہ اللہ نے اس سے دو حدیثیں بیان کی ہیں، ضعف کے باوجود اس کی احادیث بطور عبرت لکھی جائیں گی۔'' (الكامل في ضعفاء الرّجال : 328/5)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ . ''متروک الحدیث ہے۔''

(سوالات المَروزي لأحمد بن حنبل : 135)

امام نسائی رحمہ اللہ نے ''متروک الحدیث'' کہا ہے۔

(الضّعفاء والمتروكون : 388)

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ مِمَّنْ يَرْوِي الْمَثَالِبَ فِي عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يُقَلِّبُ الْأَخْبَارَ لَا يَجُوْزُ الْاِحْتِجَاجُ بِهٖ .

''یہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی برائی کرتا تھا، احادیث الٹ پلٹ کر دیتا تھا، اس کی روایات ناقابل احتجاج ہیں۔''

(كتاب المجروحين : 143/2)

نیز اس پر بے شمار جروح ہیں۔

② محمد بن اسحاق کی ''تدلیس'' ہے، سماع کی تصریح ثابت نہیں۔

دلیل نمبر ㉔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

لَمَّا نَزَلَتْ : ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا عَلِيُّ اصْنَعْ رِجْلَ شَاةٍ بِصَاعٍ مِنْ طَعَامٍ، وَاجْمَعْ لِي بَنِي هَاشِمٍ، وَهُمْ يَوْمَئِذٍ أَرْبَعُونَ رَجُلًا أَوْ أَرْبَعُونَ غَيْرَ رَجُلٍ، قَالَ : فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّعَامِ، فَوَضَعَهُ بَيْنَهُمْ، فَأَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا، وَإِنَّ مِنْهُمْ لَمَنْ يَأْكُلُ الْجَذَعَةَ بِإِدَامِهَا، ثُمَّ تَنَاوَلَ الْقَدَحَ، فَشَرِبُوا مِنْهُ حَتّٰى رَوُوا يَعْنِي مِنَ اللَّبَنِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ : مَا رَأَيْنَا كَالسِّحْرِ يَرَوْنَ أَنَّهُ أَبُو لَهَبٍ الَّذِي قَالَهُ، فَقَالَ : يَا عَلِيُّ اصْنَعْ رِجْلَ شَاةٍ بِصَاعٍ مِنْ طَعَامٍ وَاعْدُدْ قَعْبًا مِنْ لَبَنٍ، قَالَ : فَفَعَلْتُ فَأَكَلُوا كَمَا أَكَلُوا فِي الْيَوْمِ الْأَوَّلِ، وَشَرِبُوا كَمَا شَرِبُوا فِي الْمَرَّةِ الْأُولٰى، وَفَضَلَ فِيهِ كَمَا فَضَلَ فِي الْمَرَّةِ الْأُولٰى، فَقَالَ : مَا رَأَيْنَا الْيَوْمَ فِي

السِّحْرِ، فَقَالَ: يَا عَلِيُّ اصْنَعْ رِجْلَ شَاةٍ بِصَاعٍ مِنْ طَعَامٍ وَاعْدُدْ قَعْبًا مِنْ لَبَنٍ، قَالَ: فَفَعَلْتُ، فَقَالَ: يَا عَلِيُّ اجْمَعْ لِي بَنِي هَاشِمٍ، فَجَمَعْتُهُمْ فَأَكَلُوا، وَشَرِبُوا، فَبَدَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ يَقْضِي عَنِّي دَيْنِي؟ قَالَ: فَسَكَتَ وَسَكَتَ الْقَوْمُ، فَأَعَادَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَنْطِقَ، فَقُلْتُ: أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: أَنْتَ يَا عَلِيُّ؟ أَنْتَ يَا عَلِيُّ.

”(اپنے عزیز و اقارب کو ڈرانے) والی آیت نازل ہوئی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی! ایک بکری اور ایک صاع آٹے سے کھانا تیار کریں اور بنو ہاشم کو کھانے کی دعوت دیں، اس دن چالیس (۴۰) یا اس سے بھی زائد آدمی جمع ہوئے، رسول اللہ ﷺ نے انہیں کھانے کی دعوت دی، میں نے ان کے سامنے کھانا پیش کیا، انہوں نے سیر ہو کر کھایا، ان میں سے کچھ ایسے بھی تھے، جو سالم بکری کا بچہ کھا جاتے تھے، پھر انہیں دودھ کا پیالہ پیش کیا، انہوں نے سیر ہو کر پیا، بعض نے کہا: ہم نے اس جیسا جادو نہیں دیکھا، غالبا یہ ابولہب نے کہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: علی! ایک بکری کی چانپ بمع ایک صاع کھانے کا انتظام کرو اور دودھ کا ایک پیالہ تیار کرو، سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حسب سابق ایسا ہی کیا، بنو ہاشم نے پہلے دن کی طرح خوب کھایا پیا، جبکہ کھانا پہلے دن

کی طرح بچا رہا، ایک شخص نے کہا: آج جیسا جادو نہیں دیکھا، آپ نے فرمایا: علی! بکری کی چانپ بمع ایک صاع کھانے کا انتظام کرو اور دودھ کا پیالہ تیار کرو، سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حسب سابق ایسا ہی کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی! بنو ہاشم کو میرے پاس بلاؤ، میں نے انہیں جمع کیا، انہوں نے کھایا اور پیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی سے انہیں فرمایا: میری طرف سے کون میرا قرض ادا کرے گا، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگ خاموش رہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بات دہرائی، عرض کیا: اللہ کے رسول! میں ادا کروں گا، فرمایا: ہاں، علی! آپ ہی ادا کریں گے۔"

(تفسير الطّبري : 409/19، مسند البزّار : 456، دلائل النّبوة لأبي نعيم الأصبهاني :331، دلائل النّبوة للبيهقي :178,180/2، تاريخ دِمَشق لابن عساكر : 49-48/42)

تبصرہ:

سند من گھڑت ہے۔

اس میں وہی علت ہے، جو اس سے پہلی حدیث میں ہے کہ ابو مریم عبد الغفار بن قاسم متروک الحدیث ہے، محمد بن اسحاق "مدلس" ہیں، دلائل النبوہ للبیہقی کی سند میں محمد بن اسحاق نے تدلیس کرتے ہوئے عبد الغفار بن القاسم کا نام نہیں لیا، کیونکہ یہ بالاتفاق متروک ہے۔

فائدہ نمبر ①

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ يَضْمَنُ عَنِّي دَيْنِي وَمَوَاعِيدِي، وَيَكُونُ مَعِي فِي الْجَنَّةِ، وَيَكُونُ خَلِيفَتِي فِي أَهْلِي؟ فَقَالَ رَجُلٌ لَمْ يُسَمِّهِ شَرِيكٌ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَنْتَ كُنْتَ بَحْرًا، مَنْ يَقُومُ بِهٰذَا؟ قَالَ : ثُمَّ قَالَ لِآخَرٍ، قَالَ : فَعَرَضَ ذٰلِكَ عَلٰى أَهْلِ بَيْتِهٖ، فَقَالَ عَلِيٌّ : أَنَا .

''کون ضمانت دیتا ہے کہ میرے قرضوں اور وعدوں کی تکمیل کرے؟ وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا، میرے اہل خانہ میں میرا نائب ہوگا؟ کسی شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ تو سمندر تھے، آپ کی جگہ کون کھڑا ہوسکتا تھا؟ بہر حال نبی کریم ﷺ نے دوسرے شخص سے بھی یہی فرمایا، بالآخر اپنے اہل بیت کے سامنے یہ دعوت پیش کی، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ کام میں کروں گا۔''

(مسند الإمام أحمد :111/1، تهذيب الآثار للطّبري : 1367، مسند البزّار : 2418، تاريخ ابن عساكر :32/4، المختارة للضياء المقدسي :131/2، ح :500)

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ نے سند کو ''جید'' کہا ہے۔(مَجمع الزّوائد :113/9)

تبصرہ :

سند ضعیف ہے، شریک بن عبداللہ قاضی اور اعمش دونوں مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

عباد بن عبداللہ اسدی کوفی ''موثق، حسن الحدیث'' ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَمْ يَرْوِ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ الْأَعْمَشِ شَرِيْكٌ وَ أَبُوْ عَوَانَةَ .

”یہ حدیث اعمش رحمہ اللہ سے صرف شریک اور ابوعوانہ نے بیان کی ہے۔“

(المعجم الأوسط للطّبراني :1971)

لیکن یہ سند نہیں مل سکی۔

فائدہ نمبر ②

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جَمَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فِيهِمْ رَهْطٌ كُلُّهُمْ يَأْكُلُ الْجَذَعَةَ، وَيَشْرَبُ الْفَرَقَ، قَالَ : فَصَنَعَ لَهُمْ مُدًّا مِنْ طَعَامٍ، فَأَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا، قَالَ : وَبَقِيَ الطَّعَامُ كَمَا هُوَ كَأَنَّهُ لَمْ يُمَسَّ، ثُمَّ دَعَا بِغُمَرٍ فَشَرِبُوا حَتّٰى رَوَوْا، وَبَقِيَ الشَّرَابُ كَأَنَّهُ لَمْ يُمَسَّ أَوْ لَمْ يُشْرَبْ فَقَالَ : يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، إِنِّي بُعِثْتُ لَكُمْ خَاصَّةً وَإِلَى النَّاسِ بِعَامَّةٍ، وَقَدْ رَأَيْتُمْ مِنْ هٰذِهِ الْآيَةِ مَا رَأَيْتُمْ، فَأَيُّكُمْ يُبَايِعُنِي عَلٰى أَنْ يَكُونَ أَخِي وَصَاحِبِي؟ قَالَ : فَلَمْ يَقُمِ الَيْهِ أَحَدٌ، قَالَ : فَقُمْتُ إِلَيْهِ وَكُنْتُ أَصْغَرَ الْقَوْمِ، قَالَ : فَقَالَ : اجْلِسْ قَالَ

: ثَلاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ أَقُومُ إِلَيْهِ فَيَقُولُ لِي : اجْلِسْ حَتّٰى كَانَ فِي الثَّالِثَةِ ضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى يَدِي .

''ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے بنو عبد المطلب کو دعوت پر جمع فرمایا، ان میں سے کچھ لوگ تو ایسے تھے، جو پورا بکری کا بچہ کھاتے اور سولہ رطل پانی پی جاتے۔ نبی کریم ﷺ نے ان سب کی دعوت کی، ایک مد (تقریبا ایک کلو) کھانا تیار کروایا، انہوں نے کھانا شروع کیا، تو سب سیر ہو گئے، کھانا بچا رہا، محسوس ہوتا تھا، کسی نے چھوا تک نہیں، پھر نبی کریم ﷺ نے تھوڑا سا پانی منگوایا، سب نے سیر ہو کر پیا، مگر پانی بچا رہا، محسوس ہوتا تھا، کسی نے ہاتھ تک نہیں لگایا، کھانے کے بعد نبی کریم ﷺ نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا : بنو مطلب! مجھے آپ کی طرف خصوصا اور پوری انسانیت کی طرف عموما مبعوث کیا گیا ہے، آپ نے کھانے کا یہ معجزہ تو دیکھ ہی لیا ہے، اب آپ میں سے کون مجھ سے بیعت کرتا ہے کہ وہ میرا بھائی اور ساتھی بنے، اس پر کوئی بھی کھڑا نہ ہوا، میں سب سے چھوٹا تھا، مگر کھڑا ہو گیا۔ نبی کریم ﷺ نے مجھے بیٹھ جانے کا حکم دیا اور تین مرتبہ اپنی بات دہرائی، تینوں مرتبہ میں کھڑا ہوتا رہا، نبی کریم ﷺ مجھے بیٹھنے کا حکم دیتے رہے، تیسری مرتبہ نبی کریم ﷺ اپنا ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا۔ (یعنی بیعت لے لی)۔''(مسند الإمام أحمد :1/159)

تبصرہ :

روایت منکر ہے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ”منکر“ کہا ہے۔(میزان الاعتدال : 235/2)

امام علی بن مدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَدْ رَوٰی عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ أَحَادِيثَ نَكِرَةً مِنْ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ .

”بلاشبہ عثمان بن مغیرہ نے ابوعوانہ رحمہ اللہ سے منکر احادیث بیان کی ہیں۔“

(الضّعفاء الكبير للعقيلي :1/107؛ وسندهٗ صحيحٌ)

یہ روایت امام ابوعوانہ رحمہ اللہ نے حافظے سے بیان کرتے ہوئے خطا کھائی، اس پر دلیل یہ ہے، المنتخب من العلل للخلال لابن قدامة المقدسی (۱۱۹) میں ہے:

قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ : حَدِيْثُ أَبِي صَادِقٍ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ نَاجِذٍ، رَوَاهُ أَبُوْ عَوَانَةَ يَعْنِي عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ أَبِي الصَّادِقِ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ نَاجِذٍ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهٗ قِيْلَ لَهٗ : بِمَا وَرَّثْتَ ابْنَ عَمِّكَ؟

قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ : وَهٰذَا مِمَّا أَخْطَأَ فِيهِ، وَقَالَ لَنَا مُوْسَى بْنِ إِسْمَاعِيْلَ هٰكَذَا حَدَّثَنَا بِهٖ أَبُو عَوَانَةَ مِنْ حِفْظِهٖ، وَأَخْطَأَ فِيهِ، وَحَدَّثَنَا بِهٖ مِنْ كِتَابِهٖ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَيْسَرَةَ الْكِنْدِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ .

”میں نے ابوعبداللہ رحمہ اللہ سے کہا: حدیث ابوصادق عن ربیعہ بن ناجذ جسے امام ابوعوانہ رحمہ اللہ نے عثمان بن مغیرہ عن ابی صادق عن ربیعہ بن ناجذ عن علی کی سند سے بیان کیا ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: آپ اپنے چچازاد کے وراث کیسے بنے؟

امام ابوعبداللہ رحمہ اللہ نے کہا: یہ ان کی غلطیوں میں سے ہے۔ موسیٰ بن اسماعیل نے ہمیں اسی طرح کہا ہے۔ اس حدیث کو امام ابوعوانہ رحمہ اللہ نے حافظے سے بیان کیا ہے اور غلطی کھائی ہے۔ ہم نے ان کی یہ حدیث اپنی کتاب سے عن عثمان بن مغیرہ عن سالم بن ابی الجعد عن میسرۃ الکندی عن علی کی سند سے بیان کی ہے۔“

اس کا راوی ربیعہ بن ناجذ ثقہ ہے، اسے امام عجلی رحمہ اللہ (الثقات: ۱۵۹) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (الثقات: ۲۲۹/۴) نے ثقہ کہا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ (المستدرک: ۱۳۲/۳) نے اس کی ایک روایت کی سند کو صحیح کہا ہے۔ یہ ضمنی توثیق ہے، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بھی ثقہ کہا ہے۔

(تقریب التّہذیب: 1918)

فائدہ نمبر ③

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچازاد بھائیوں سے فرمایا:

أَيُّكُمْ يُوَالِينِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ قَالَ : وَعَلِيٌّ مَعَهُ

جَالِسٌ، فَأَبَوْا، فَقَالَ عَلِيٌّ : أَنَا أُوَالِيكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، قَالَ : أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ .

''کون میرے ساتھ دوستی کرتا ہے؟ اس وقت سیدنا علی رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، سب نے انکار کر دیا، لیکن سیدنا علی رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے: میں آپ سے دنیا وآخرت میں دوستی قائم کرتا ہوں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ دنیا وآخرت میں میرے دوست ہو۔''

(مسند الإمام أحمد :1/331-332، المستدرك للحاكم :3/132، 134، وقال : صحيح الإسناد، خصائص علي للنّسائي : 24)

تبصره :

روایت منکر ہے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ (میزان الاعتدال : ۴ / ۳۸۴)، حافظ عراقی رحمہ اللہ (تخریج احادیث الاحیاء:۴/ ۱۹۴۲) نے ''منکر'' کہا ہے۔

ابو بلج یحییٰ بن سلیم اگرچہ ''حسن الحدیث'' ہے، لیکن امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَوٰی حَدِيْثًا مُّنْكَرًا . **''اس نے منکر حدیث بیان کی ہے۔''**

(تهذيب التّهذيب لابن حجر : 12/184)

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَرٰى أَنْ لَّا يُحْتَجَّ بِمَا انْفَرَدَ مِنَ الرِّوَايَةِ .

''میں سمجھتا ہوں کہ اس کی منفرد روایتوں سے دلیل پکڑنا درست نہیں۔''

(كتاب المجروحين :3/113)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

صَدُوْقٌ رُبَمَا أَخْطَأَ . ''سچا ہے، کبھی غلطی کر جاتا ہے۔''

(تقريب التّهذيب :8003)

اس روایت کے بعض الفاظ میں واضح غرابت اور نکارت پائی جاتی ہے۔

دلیل نمبر ۲۵

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَنْتَ يَا عَلِيُّ، أَنْتَ يَا عَلِيُّ .

''علی! اس سے مراد آپ ہیں، علی! اس سے مراد آپ ہیں۔''

(تفسير ابن أبي حاتم : 9/2826، تاريخ دِمَشق لابن عساكر : 42/48,47)

تبصرہ:

سند سخت ''ضعیف'' ہے۔

① عبداللہ بن عبدالقدوس سعدی جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ بِشَيْءٍ رَافِضِيٌّ خَبِيْثٌ .

''اس کی کوئی حیثیت نہیں، یہ رافضی خبیث ہے۔''

(العِلَل ومعرفة الرّجال لأحمد بن حنبل :2/601، ت : 3858)

امام نسائی رحمہ اللہ نے غیر ثقہ قرار دیا ہے۔

(الضّعفاء والمتروكون: 321)

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے الضعفاء والمتروکون (۳۲۰) میں ذکر کیا ہے۔

امام ابوجعفر محمد بن مہران جمال رحمہ اللہ کہتے ہیں:

لَمْ يَكُنْ بِشَيْئٍ كَانَ يُسْخَرُ مِنْهُ يُشْبِهُ الْمَجْنُوْنَ يَصِيْحُ الصِّبْيَانُ فِي أَثَرِهِ .

''یہ کچھ بھی نہیں تھا، اس کا مذاق اڑایا جاتا، پاگل سا تھا، بچے اس کے پیچھے شور مچاتے رہتے تھے۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم: 104/5، وسندهٗ صحيحٌ)

محمد بن عمرو رازی زنیج رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

تَرَكْتُهٗ لَمْ أَكْتُبْ عَنْهُ شَيْئًا وَلَمْ يَرْضَهٗ .

''میں نے اسے چھوڑ دیا، اس سے کچھ نہیں لکھا اور اچھا نہیں تھا۔''

(الضّعفاء الكبير للعقيلي: 279/2، وسندهٗ صحيحٌ)

امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

عَامَّةُ مَا يَرْوِيهِ فِي فَضَائِلِ أَهْلِ الْبَيْتِ .

''اس کی اکثر روایات اہل بیت کے فضائل میں ہیں۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال: 198/4)

امام عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاهِرٍ الرَّازِيُّ رَافِضِيٌّ خَبِيثٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

بْنِ عَبْدِ الْقُدُّوسِ، أَشَرُّ مِنْهُ، كِلَاهُمَا رَافِضِيَّانِ.

''عبداللہ بن داہر رافضی خبیث ہے، وہ عبداللہ بن عبدالقدوس سے بیان کرتا ہے، جو اس سے زیادہ برا ہے، یہ دونوں رافضی ہیں۔''

(الضّعفاء الكبير: 250/2)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

كُوْفِيٌّ رَافِضِيٌّ. ''کوفی رافضی ہے۔''

(ميزان الاعتدال: 457/2)

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَدْ ضَعَّفَهُ الْجُمْهُوْرُ. ''جمہور نے اسے ضعیف کہا ہے۔''

(مَجمع الزّوائد: 110/7)

ان جروح کے مقابلہ میں توثیق نہایت کمزور ہے۔

قَالَ يَحْيَى (بْنُ الْمُغِيْرَةَ) وَأَمَرَنِي جَرِيْرٌ أَنْ أَكْتُبَ عَنْهُ حَدِيْثَ مُجَاهِدٍ فِي الشَّحْمَةِ.

''یحییٰ بن مغیرہ کہتے ہیں: مجھے جریر نے حکم دیا کہ میں اس کے واسطے سے مجاہد کی حدیث لکھوں۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم: 104/5، وسندهٗ صحيحٌ)

امام ابن حبان رحمہ اللہ نے الثقات (۴۸/۷) میں ذکر کیا ہے۔

محمد بن عیسیٰ نے ثقہ کہا ہے۔ (الكامل لابن عدي: 197/4)

اس قول کی سند ثابت نہیں ہوسکی، امام ابن عدی رحمہ اللہ کے استاذ حسین بن حسن بن سفیان نسوی کی توثیق نہیں مل سکی۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے ''مقارب الحدیث'' کہا ہے۔

(عِلَل التّرمذي الكبير :325/1)

② اعمش مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

دلیل نمبر㉖

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، كَذٰلِكَ عَلِيٌّ وَذُرِّيَّتُهُ يَخْتُمُونَ الْأَوْصِيَاءَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

''میں خاتم النبیین ہوں، اسی طرح علی اور اس کی اولاد قیامت تک کے لئے خاتم الاوصیا ہیں۔''

(الأباطيل والمناكير للجوزقاني : 262؛ الموضوعات لابن الجوزي :377/1)

تبصرہ:

موضوع و مکذوب روایت ہے۔

① حسن بن محمد بن یحییٰ علوی ''کذاب'' ہے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''متہم'' قرار دیا ہے۔

(ميزان الاعتدال :521/1)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَانِ دَالَانِ عَلٰی کِذْبِهٖ وَعَلٰی رِفْضِهٖ .

''یہ دونوں روایتیں اس کی کذب بیانی اور رافضیت پر دلالت کناں ہیں۔''

(ميزان الاعتدال :521/1)

② ابراہیم بن عبداللہ بن ہمام صنعانی کذاب اور وضاع ہے۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَذَّابٌ يَضَعُ الْحَدِيْثَ . ''یہ جھوٹا حدیثیں گھڑتا تھا۔''

(الضّعفاء والمتروكون :21)

امام ابن عدی رحمہ اللہ نے ''منکر الحدیث'' کہا ہے۔

(الكامل في ضعفاء الرّجال :273/1)

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَرْوِي عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ الْمَقْلُوْبَاتِ الْكَثِيْرَةِ الَّتِي لَا يَجُوْزُ الْاِحْتِجَاجُ لِمَنْ يَّرْوِيْهَا لِكَثْرَتِهَا .

''امام عبد الرزاق رحمہ اللہ سے بکثرت ایسی الٹ پلٹ روایتیں بیان کرتا ہے، جن سے احتجاج جائز نہیں ہے۔''

(كتاب المجروحين من المحدثين والضّعفاء والمتروكين :118/1)

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ (الموضوعات :۱/۳۷۷) نے اسے من گھڑت کہا ہے۔

حافظ سیوطی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

مَوْضُوْعٌ الْعَلَوِيُّ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ رَافِضِيٌّ وَإِبْرَاهِيْمُ مَتْرُوْكٌ .

’’من گھڑت ہے، اس میں حسن بن محمد بن یحییٰ علوی منکر الحدیث رافضی ہے اور ابراہیم بن عبداللہ بن ہمام صنعانی متروک ہے۔‘‘

(اللآلي المصنوعة :329/1)

دلیل نمبر ۲۷ :

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَمَّا أَنْتَ يَا جَعْفَرُ فَأَنْتَ تُشْبِهُ خَلْقِي وَخُلُقِي، وَأَمَّا أَنْتَ يَا عَلِيُّ، فَأَنَا مِنْكَ وَأَنْتَ وَصِيِّي، وَأَمَّا زَيْدُ فَمَوْلَايَ وَمَوْلَاكُمْ .

’’جعفر! آپ صورت وسیرت میں میرے مشابہ ہو، رہے علی! آپ تو میں آپ سے ہوں اور آپ میرے وصی ہیں، البتہ زید! آپ میرے دوست اور میں آپ کا دوست ہوں۔‘‘

(مسند أبي يعلى : 345/4، ح : 2459)

بعض نسخوں میں انت وصی کی جگہ وانت منی کے الفاظ ہیں۔

(مسند أبي يعلى : 51/3، ح : 3453، بتحقيق الشيخ إرشاد الحق الأثري، وفي نسخة : 440/2، ح : 2453، بتحقيق مصطفىٰ عبدالقادر العطاء)

تبصرہ :

سخت ضعیف روایت ہے۔

حسین بن قیس الملقب بہ حنش باتفاق محدثین متروک ہے، امام دارقطنی رحمہ اللہ نے ’’متروک‘‘ کہا ہے۔(سنن الدّارقطني :395/1)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے ’’متروک الحدیث‘‘ کہا ہے۔

(العِلَل ومعرفة الرّجال : 3198)

امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ، قِيْلَ لَهٗ : كَانَ يَكْذِبُ؟ قَالَ : أَسْأَلُ اللّٰهَ السَّلَامَةَ هُوَ وَيَحْيَى بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ مُتَقَارِبَانِ ـــ .

''یہ ضعیف الحدیث اور منکر الحدیث ہے، پوچھا گیا: جھوٹ بولتا تھا؟ فرمایا: میں اللہ سے سلامتی کا سوال کرتا ہوں، یہ اور یحییٰ بن عبید اللہ دونوں ایک جیسے ہیں۔'' (الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 64/3)

امام نسائی رحمہ اللہ نے بھی ''متروک الحدیث'' کہا ہے۔

(الكامل لابن عدي : 352/2، وسندهٗ حسنٌ)

امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ إِلَى الضُّعْفِ أَقْرَبُ مِنْهُ إِلَى الصِّدْقِ .

''صدق کی نسبت ضعف کے زیادہ قریب ہے۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال : 354/2)

امام جوزجانی رحمہ اللہ نے ''متروک الحدیث'' کہا ہے۔

(أحوال الرّجال : 176)

دلیل نمبر ۲۸ :

سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ

فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

أَمَا عَلِمْتِ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اطَّلَعَ إِلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ فَاخْتَارَ مِنْهُمْ أَبَاكِ، فَبَعَثَهُ نَبِيًّا، ثُمَّ اطَّلَعَ الثَّانِيَةَ فَاخْتَارَ بَعْلَكِ فَأُوْحِيَ إِلَيَّ فَأَنْكَحْتُهُ وَاتَّخَذْتُهُ وَصِيًّا؟

''آپ جانتی ہیں، اللہ نے اہل زمین کی طرف دیکھا، تو ان میں آپ کے والد کا انتخاب کیا، اللہ نے انہیں نبی مبعوث فرمایا، دوسری مرتبہ دیکھا، تو آپ کے خاوند کا انتخاب کیا، ان کے متعلق میری طرف وحی کی کہ میں آپ کی شادی ان سے کردوں، چنانچہ میں نے انہیں اپنا وصی بنالیا ہے۔''

(المعجم الكبير للطّبراني: 171/4، ح: 4046)

تبصرہ:

سند کئی وجوہ سے باطل ہے۔

① حسین بن حسن اشقر جمہور کے نزدیک ضعیف ہے، جیسا کہ گزر چکا ہے۔

② قیس بن الربیع جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

حافظ عراقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعَّفَهُ الْجُمْهُوْرُ. ''جمہور نے ضعیف کہا ہے۔''

(المغني عن حمل الأسفار للعراقي: 70/4، فيض القدير للمناوي: 92/3)

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعَّفَهُ النَّاسُ. ''محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔''

(مَجمع الزّوائد : 2/190)

③ اعمش ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

④ عبایۃ بن ربعی متکلم فیہ ہے۔ تفصیل گزر چکی ہے۔

حافظ سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حُسَيْنُ الْأَشْقَرُ مُتَّهَمٌ وَقَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ لَا يُحْتَجُّ بِهٖ وَعُبَايَةَ بْنُ رِبْعِيٍّ قَالَ الْعُقَيْلِيُّ : شِيْعِيٌّ غَالٍ مُلْحِدٌ .

''حسین اشقر متہم بالکذب، قیس بن ربیع اور عبایہ بن ربعی سے احتجاج ناجائز ہے، امام عقیلی رحمہ اللہ نے کہا: یہ کٹر ملحد (بے دین) شیعہ تھا۔''

(ذیل الأحادیث الموضوعة، ص 58)

دلیل نمبر ۲۹ :

امام جعفر صادق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَرْمِي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم قَبْلَ الرِّسَالَةِ الضَّوْءَ وَ يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَقَالَ لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم : لَوْلَا أَنِّي خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ لَكُنْتُ شَرِيْكًا فِي النُّبُوَّةِ، فَإِنْ لَّا تَكُنْ نَبِيًّا فَإِنَّكَ وَصِيُّ نَبِيٍّ وَوَارِثُهٗ بَلْ أَنْتَ سَيِّدُ الْأَوْصِيَاءِ وَإِمَامُ الْأَتْقِيَاءِ .

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے سے قبل بیشتر آپ کے ساتھ روشنی دیکھتے تھے اور آواز سنتے تھے، لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر

میں خاتم الانبیا نہ ہوتا، تو آپ ضرور نبوت میں شریک ہوتے، اب اگر آپ نبی نہیں تو نبی کے وصی ووارث تو ضرور ہیں، بلکہ آپ سید الاوصیا اور امام الاتقیا ہیں۔'' (شرح نهج البلاغة لابن أبي الحديد: 210/13)

تبصرہ:

بے سند و باطل روایت ہے۔

دلیل نمبر ۳۰:

سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قَالُوا : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَلَا تَسْتَخْلِفُ عَلَيْنَا؟، قَالَ : إِنِّي إِنِ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْكُمْ فَتَعْصُونَ خَلِيفَتِي يُنَزَّلْ عَلَيْكُمُ الْعَذَابُ، قَالُوا : أَلَا تَسْتَخْلِفُ أَبَا بَكْرٍ؟، قَالَ : إِنْ تَسْتَخْلِفُوهُ تَجِدُوهُ ضَعِيفًا فِي بَدَنِهٖ، قَوِيًّا فِي أَمْرِ اللّٰهِ، قَالُوا : أَلَا تَسْتَخْلِفُ عُمَرَ؟، قَالَ : إِنْ تَسْتَخْلِفُوهُ تَجِدُوهُ قَوِيًّا فِي بَدَنِهٖ، قَوِيًّا فِي أَمْرِ اللّٰهِ، قَالُوا : أَلَا تَسْتَخْلِفُ عَلِيًّا؟ قَالَ : إِنْ تَسْتَخْلِفُوهُ وَلَنْ تَفْعَلُوا يَسْلُكْ بِكُمُ الطَّرِيقَ وَتَجِدُوهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا .

''صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے خلیفہ مقرر نہیں فرمائیں گے؟ فرمایا: میں کسی کو خلیفہ مقرر کردوں گا، اگر آپ اس کی نافرمانی کرو گے تو اللہ کا عذاب نازل ہوگا۔ صحابہ نے عرض کیا: کیا

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنائیں گے؟ فرمایا: اگر انہیں خلیفہ بنا دیا جائے، آپ انہیں جسمانی طور پر تو کمزور پائیں گے، مگر اللہ کے کاموں میں قوی پائیں گے، عرض کیا: کیا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنائیں گے؟ فرمایا: اگر انہیں خلیفہ منتخب کیا جائے، آپ انہیں جسمانی طور پر اور اللہ کے کاموں میں قوی پاؤ گے، عرض کیا: کیا سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنائیں گے، فرمایا: اگر آپ انہیں خلیفہ بنائیں گے، لیکن آپ ایسا ہرگز نہیں کریں گے، وہ آپ کو صراط مستقیم پر گامزن رکھیں گے اور آپ انہیں ہادی مہدی پائیں گے۔''

(مسند البزّار: 1570، حلية الأولياء وطبقات الأصفياء لأبي نعيم الأصبهاني :64/1، مختصرًا بذكر علي وحده، المستدرك على الصّحيحين للحاكم: 70/3)

تبصرہ:

سند سخت ضعیف ہے۔عثمان بن عمیر ابو یقظان سخت ضعیف ہے۔

امام یحییٰ بن سعید قطان اور امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہما اس سے راضی نہیں تھے۔امام یحییٰ بن معین، امام احمد بن حنبل، امام نسائی، امام یعقوب بن سفیان فسوی، امام ابو حاتم رازی، امام ابو زرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہم اور جمہور نے ''ضعیف'' کہا ہے۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے ''متروک'' کہا ہے۔(سوالات البُرقاني: 356)

امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا رَدِيءُ الْمَذْهَبِ غَالٍ فِي التَّشَيُّعِ يُؤْمِنُ بِالرَّجْعَةِ عَلٰى أَنَّ الثِّقَاتَ قَدْ رَوَوْا عَنْهُ وَلَهٗ غَيْرُ مَا ذَكَرْتُ وَيُكْتَبُ

حَدِيثُهٗ عَلٰى ضَعْفِهٖ .

''ردیٔ المذہب ہے، غالی شیعہ تھا، رجعت کا عقیدہ رکھتا تھا، ثقہ راوی اس سے روایت کرتے ہیں، اس میں اور بھی خامیاں ہیں، ضعیف تو ہے لیکن اس کی احادیث کو (بہ طور عبرت) لکھا جاتا ہے۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال : 168/5)

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ مِمَّن اخْتَلَط حَتّٰى لَا يدْرِي مَا يُحَدِّثُ بِهٖ فَلَا يَجُوزُ الْاِحْتِجَاجُ بِخَبَرِهِ الَّذِي وَافَقَ الثِّقَاتَ وَلَا الَّذِي انْفَرَدَ بِهٖ عَنِ الْأَثْبَاتِ لِاخْتِلَاطِ الْبَعْضِ بِالْبَعْضِ .

''یہ مختلط ہے، اسے پتہ ہی نہیں چلتا تھا کہ وہ کیا بیان کر رہا ہے، اس کی روایت سے حجت پکڑنی جائز نہیں، مگر جن روایات میں ثقہ کی موافقت کرے، جن میں منفرد ہو، ان میں جائز نہیں، کیونکہ یہ ثقہ راویوں سے بیان کردہ روایتیں خلط ملط کر دیتا تھا۔'' (المجروحين : 95/2)

حافظ بوصیری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

هُوَ مُتَّفَقٌ عَلٰى ضُعْفِهٖ . ''یہ بالاتفاق محدثین ضعیف ہے۔''

(زوائد ابن ماجه :506/1)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ (تلخیص المستدرک: ۳/ ۷۴) ''ضعیف'' کہا ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعِيْفٌ وَاخْتَلَطَ وَكَانَ يُدَلِّسُ وَ يَغْلُو فِي التَّشَيُّعِ .

''ضعیف، مختلط، مدلس اور غالی شیعہ تھا۔''

(تقريب التّهذيب : 4507)

اس کی دوسری سند مستدرک حاکم (۷۰/۳)، الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی (۲۴/۵) تاریخ بغداد (۳۰۱/۳۔۳۰۲) وغیرہ میں ہے، وہ ابواسحاق کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

دلیل نمبر ۳۱ :

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم نے فرمایا:

يَا عَلِيُّ أُوصِيكَ بِوَصِيَّةٍ فَاحْفَظْهَا؟ فَإِنَّكَ لَا تَزَالُ بِخَيْرٍ مَا حَفِظْتَ وَصِيَّتِي يَا عَلِيُّ، يَا عَلِيُّ إِنَّ لِلْمُؤْمِنِ ثَلَاثَ عَلَامَاتٍ؛ الصَّلَاةُ وَالصِّيَامُ وَالزَّكَاةُ ....

''علی! میں آپ کو وصیت کرتا ہوں یاد رکھئے گا، جب تک میری وصیت پر عامل رہے، خیر پر رہیں گے، علی! مومن کی تین علامتیں ہیں، نماز، روزہ اور زکوۃ۔'' (دلائل النّبوة للبيهقي : 229/7)

تبصرہ :

جھوٹی روایت ہے، امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ حَدِيثٌ مَوْضُوعٌ . ''یہ حدیث من گھڑت ہے۔''

① حماد بن عمرو نصیبی متہم بالوضع ہے، یہ باتفاق محدثین کذاب، متروک اور

منکر الحدیث ہے۔

② سری بن خالد کے بارے حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يُعْرَفُ . ''مجہول ہے۔''(میزان الاعتدال : 117/2)

امام بیہقی رحمہ اللہ یہ روایت بہ واسطہ حماد بن عمرو مکحول سے مرسل بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

هُوَ أَيْضًا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ لَيْسَ لَهُ أَصْلٌ، وَفِي الْأَحَادِيثِ الصَّحِيحَةِ كِفَايَةٌ .

''یہ بھی منکر ہے اس کی کوئی اصل نہیں، صحیح احادیث ہی مسلمانوں کے لئے کافی ہیں۔''(دلائل النّبوة : 229/7)

وصی رسول اللہ ﷺ ؟:

مسلمانوں کا اجماع ہے کہ پہلے خلیفہ سیدنا ابو بکر، دوسرے سیدنا عمر، تیسرے سیدنا عثمان اور چوتھے سیدنا علی رضی اللہ عنہم ہیں۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ خلیفہ بلافصل ہیں۔ یہ مؤقف بے دلیل ہے۔

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُونَ .

''غلو کرنے والے ہلاک ہو گئے۔''

(صحیح مسلم : 2670)

علامہ ابو العباس قرطبی رحمہ اللہ (٦٥٦ ھ) اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

هُمُ الْمُتَعَمِّقُونَ فِي الْكَلَامِ، الْغَالُونَ فِيهِ، وَيَعْنِي بِهِمْ: الْغَالِينَ فِي التَّأْوِيلِ، الْعَادِلِينَ عَنْ ظَوَاهِرِ الشَّرْعِ بِغَيْرِ دَلِيلٍ؛ كَالْبَاطِنِيَّةِ، وَغُلَاةِ الشِّيعَةِ، وَهَلَاكُهُمْ بِأَنْ صَرَفُوا عَنِ الْحَقِّ فِي الدُّنْيَا، وَبِأَنْ يُعَذَّبُوا فِي الْآخِرَةِ.

''(وہ لوگ ہلاک ہو گئے، جو) کلام کی (بے جا) گہرائی میں جاتے ہیں اور اس میں غلو کرتے ہیں، ان سے مراد وہ لوگ ہیں، جو (نص کی) تاویل میں غلو کرتے ہیں اور بغیر دلیل کے شریعت کے ظاہر سے پہلو تہی کرتے ہیں، جیسا کہ فرقہ باطنیہ اور غالی شیعہ۔ ان کی ہلاکت یوں کہ یہ دنیا میں حق سے پھر گئے اور آخرت میں عذاب سے دوچار ہوں گے۔''

(المُفهِم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم :700/6)

① سیدنا ابو طفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كُنْتُ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسِرُّ إِلَيْكَ، قَالَ: فَغَضِبَ، وَقَالَ: مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسِرُّ إِلَيَّ شَيْئًا يَكْتُمُهُ النَّاسَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ حَدَّثَنِي بِكَلِمَاتٍ أَرْبَعٍ، قَالَ: فَقَالَ: مَا هُنَّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ

آوٰى مُحْدِثًا، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْأَرْضِ .

”میں سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، ایک شخص آیا اور عرض گزار ہوا: آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی پوشیدہ بات کی؟ سیدنا علی رضی اللہ عنہ غصہ ہوئے اور فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے چھپا کر مجھے کوئی راز کی بات نہیں بتائی، صرف یہ چار باتیں بتائی ہیں۔ آنے والے نے کہا: امیر المؤمنین! وہ کیا ہیں؟ فرمایا: (وہ یہ ہیں؛) ① والدین پر لعنت کرنے والے پر اللہ کی لعنت ہو، ② غیر اللہ کے لیے ذبح کرنے والے پر اللہ کی لعنت ہو، ③ بدعتی کو پناہ دینے والے پر اللہ کی لعنت ہو، ④ زمین کی حد بندی کو بدلنے والے پر اللہ کی لعنت ہو۔“

(صحیح مسلم : 1978)

❁ علامہ ابوالعباس قرطبی رحمہ اللہ (۶۵۶ھ) اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں:

رَدٌّ وَّتَكْذِيبٌ لِّلْفِرَقِ الْغَالِيَةِ فِيهِ وَهُمُ الشِّيعَةُ، وَالْإِمَامِيَّةُ، وَالرَّافِضَةُ الزَّاعِمِينَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصّٰى لِعَلِيٍّ، وَّوَلَّاهُ بِالنَّصِّ، وَأَسَرَّ إِلَيْهِ دُونَ النَّاسِ كُلِّهِمْ بِعُلُومٍ عَظِيمَةٍ، وَّأُمُورٍ كَثِيرَةٍ، وَهٰذِهٖ كُلُّهَا مِنْهُمْ أَكَاذِيبُ، وَتُرَّهَاتٌ، وَتَمْوِيهَاتٌ، يَشْهَدُ بِفَسَادِهَا نُصُوصُ مَتْبُوعِهِمْ .

”اس میں غالی فرقوں کا رد اور تکذیب ہے اور غالی فرقے شیعہ امامیہ روافض ہیں، جو یہ سمجھتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے لئے

وصیت کر دی تھی اور آپ کو بذریعہ نص ولایت دی تھی اور آپ کو کچھ ایسے بڑے علوم مخفی طور پر دے دیئے تھے، جو باقی لوگوں کو نہیں دیئے، اسی طرح بہت سارے معاملات کی خبر دے دی تھی، یہ سب شیعوں کے جھوٹ ہیں، فضولیات ہیں، اوہام ہیں، ان کے فاسد ہونے پر ثقہ نصوص گواہی دیتی ہیں۔‘‘

(المُفْهِم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم : 244/5)

② ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بیان کرتے سنا:

وُضِعَ عُمَرُ عَلٰى سَرِيرِهٖ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ، يَدْعُونَ وَيُصَلُّونَ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ وَأَنَا فِيهِمْ، فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَجُلٌ آخِذٌ مَنْكِبِي، فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَتَرَحَّمَ عَلٰى عُمَرَ، وَقَالَ : مَا خَلَّفْتَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللّٰهَ بِمِثْلِ عَمَلِهٖ مِنْكَ، وَأَيْمُ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ، وَحَسِبْتُ إِنِّي كُنْتُ كَثِيرًا أَسْمَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : ذَهَبْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ.

’’سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا لاشہ چارپائی پہ رکھ دیا گیا، لوگوں نے انہیں چاروں طرف سے گھیر رکھا تھا، وہ آپ کے لیے دعا واستغفار کر رہے تھے۔ میں

بھی ان میں شامل تھا، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اچانک میرا کندھا پکڑ کر اپنی جانب متوجہ کیا، انہوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے رحمت کی اور فرمایا: آپ کے بعد اتنا محبوب کون ہے کہ میں اللہ کے دربار میں حاضری کے لئے اس کے عمل کو نمونہ بناؤں۔ مجھے یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے ساتھیوں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ) کے ساتھ جگہ دے گا، میں اکثر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کرتا کہ میں، ابوبکر اور عمر گئے، میں، ابوبکر اور عمر داخل ہوئے، میں، ابوبکر اور عمر نکلے۔''

(صحيح البخاري: 3685، صحيح مسلم: 2389)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بتا رہے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے راضی تھے، ان کے لیے دعائے رحمت کرتے اور سیدنا ابوبکر و سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھی بتاتے تھے۔

❁ علامہ ابوالعباس قرطبی رحمہ اللہ (٦٥٦ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا الْحَدِيثُ رَدٌّ مِّنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الشِّيعَةِ فِيمَا يَتَقَوَّلُونَهُ عَلَيْهِ مِنْ بُغْضِهِ لِلشَّيْخَيْنِ، وَنِسْبَتِهِ إِيَّاهُمَا إِلَى الْجَوْرِ فِي الْإِمَامَةِ، وَأَنَّهُمَا غَصَبَاهُ، وَهٰذَا كُلُّهُ كِذْبٌ وَّافْتِرَاءٌ؛ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْهُ بَرَاءٌ، بَلِ الْمَعْلُومُ مِنْ حَالِهِ مَعَهُمَا تَعْظِيمُهُ وَمَحَبَّتُهُ لَهُمَا، وَاعْتِرَافُهُ بِالْفَضْلِ لَهُمَا عَلَيْهِ وَعَلٰى غَيْرِهِ، وَحَدِيثُهُ هٰذَا يَنُصُّ عَلٰى هٰذَا

الْمَعْنٰى، وَقَدْ تَقَدَّمَ ثَنَاءُ عَلِيٍّ عَلٰى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَاعْتِذَارُهُ عَنْ تَخَلُّفِهٖ عَنْ بَيْعَتِهٖ، وَصِحَّةُ مُبَايَعَتِهٖ لَهُ، وَانْقِيَادُهُ لَهُ مُخْتَارًا طَائِعًا سِرًّا وَّجَهْرًا، وَّكَذٰلِكَ فَعَلَ مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ، وُكُلُّ ذٰلِكَ يُكَذِّبُ الشِّيعَةَ وَالرَّوَافِضَ فِي دَعْوَاهُمْ، لٰكِنَّ الْأَهْوَاءَ وَالتَّعَصُّبَ أَعْمَاهُمْ.

''یہ حدیث سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے شیعہ پر رد ہے، جو وہ شیخین سے بغض کی وجہ سے ان پر بکواس کرتے ہیں، ان پر الزام لگاتے ہیں کہ انہوں نے امامت میں ظلم کیا اور امامت غصب کر لی، نعوذ باللہ! یہ سب کذب اور افترا ہے۔ علی رضی اللہ عنہ اس سے بری ہیں۔ بلکہ وہ تو ان شیخین سے محبت کا تعلق رکھتے تھے، ان کے سب سے افضل ہونے کا اعتراف کرتے تھے، ان کی یہ روایت اس بات پر نص ہے۔ اس سے پہلے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لئے تعریف گزر چکی ہے۔ اسی طرح گزر چکا ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے بیعت سے تاخیر کا عذر پیش کیا تھا، پھر انہوں نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی تھی اور سری و جہری ہر طرح سے ان کے مطیع ہو گئے تھے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ یہی تعلق رہا۔ یہ سب باتیں شیعہ اور روافض کے تمام دعووں کا رد کرتی ہیں، مگر تعصب نے انہیں اندھا کر دیا ہے۔''

(المُفْهِم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم : 252/6)

③ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جَلَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِينَ، وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ، وَعُمَرُ ثَمَانِينَ، وَكُلٌّ سُنَّةٌ، وَهٰذَا أَحَبُّ إِلَيَّ.

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (شرابی کو) چالیس کوڑے لگائے، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی چالیس کوڑے لگائے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑے لگائے، تو یہ سب سنت ہیں، مگر (شراب پینے پر) چالیس کوڑے لگانا مجھے زیادہ محبوب ہیں۔''

(صحيح مسلم : 1707)

❁ علامہ ابوالعباس قرطبی رحمہ اللہ (۶۵۶ھ) فرماتے ہیں:

دَلِيلٌ وَّاضِحٌ عَلَى اعْتِقَادِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صِحَّةَ إِمَامَةِ الْخَلِيفَتَيْنِ أَبِي بَكْرٍ، وَّعُمَرَ، وَأَنَّ حُكْمَهُمَا يُقَالُ عَلَيْهِ : سُنَّةٌ؛ خِلَافًا لِّلرَّافِضَةِ وَالشِّيعَةِ، وَهُوَ أَعْظَمُ حُجَّةٍ عَلَيْهِمْ؛ لِأَنَّهٗ قَوْلُ مَتْبُوعِهِمْ؛ الَّذِي يَتَعَصَّبُونَ لَهٗ، وَيَعْتَقِدُونَ فِيهِ مَا يَتَبَرَّأُ هُوَ مِنْهُ.

''یہ واضح دلیل ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ شیخین کی امامت کو صحیح تسلیم کرتے تھے۔ ان کے فیصلوں کو سنت کہا جاتا تھا۔ جب کہ شیعہ روافض اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ تو یہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا قول روافض پر بہت بڑی حجت ہے، کیوں کہ یہ ان کے امام کا قول ہے۔ جن کے لئے یہ تعصب رکھتے

ہیں اور ایسے عقائد رکھتے ہیں، جن عقائد سے انہوں نے خود برأت کی۔“

(إكمال المعلم للقاضي عياض : 544/5، المُفْهِم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم : 136/5، شرح الطّيبي : 2540/8)

④ سیّدنا ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہا:

هَلْ عِنْدَكُمْ كِتَابٌ؟ قَالَ : لَا، إِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ، أَوْ فَهْمٌ أُعْطِيَهُ رَجُلٌ مُّسْلِمٌ، أَوْ مَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ، قَالَ : قُلْتُ : فَمَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ؟ قَال : الْعَقْلُ، وَفَكَاكُ الْأَسِيرِ، وَلَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ .

”کیا آپ کے پاس کوئی خاص تحریر ہے؟ فرمایا: نہیں، صرف کتاب اللہ کا فہم اور یہ صحیفہ ہے۔ میں نے پوچھا: اس صحیفہ میں کیا ہے؟ فرمایا: دیت، قیدی آزاد کرنا اور یہ کہ مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے (کے مسائل ہیں)۔“

(صحيح البخاري :111)

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا تَصْرِيحٌ مِّنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِإِبْطَالِ مَا تَزْعُمُهُ الرَّافِضَةُ وَالشِّيعَةُ وَيَخْتَرِعُونَهٗ مِنْ قَوْلِهِمْ إِنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَوْصٰى إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُمُورٍ كَثِيرَةٍ مِّنْ أَسْرَارِ الْعِلْمِ وَقَوَاعِدِ الدِّينِ

وَكُنُوزِ الشَّرِيعَةِ وَأَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصَّ أَهْلَ الْبَيْتِ بِمَا لَمْ يُطْلِعْ عَلَيْهِ غَيْرَهُمْ وَهٰذِهِ دَعَاوٰى بَاطِلَةٌ وَّاخْتِرَاعَاتٌ فَاسِدَةٌ لَّا أَصْلَ لَهَا وَيَكْفِي فِي إِبْطَالِهَا قَوْلُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا.

''یہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی جانب سے تصریح ہے، جو روافض کے خیالات کو باطل کر رہی ہے۔ وہ آپ رضی اللہ عنہ پر یہ جھوٹ گھڑتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو وصیت کی تھی، اس میں کئی امور تھے، مخفی علوم تھے، دین کے قواعد تھے اور شریعت کے خزانے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سب خاص طور پر اہل بیت کو بتائے تھے، کوئی اور ان پر مطلع نہیں تھا، یہ باطل دعوے ہیں، فاسد اختراعات ہیں، ان کی کوئی اصل موجود نہیں۔ خود سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول ان کے ابطال کے لئے کافی ہے۔''

(شرح النّووي : 9/143، إرشاد السّاري للقسطلاني : 3/331، شرح المشكوة للطّيبي : 6/2050)

ثابت ہوا کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ وصی رسول نہیں تھے، نہ وہ خود کو خلیفہ بلا فصل سمجھتے تھے، بلکہ آپ نے سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر خلافت و امامت کی بیعت کر رکھی تھی۔

❀ علامہ سرخسی حنفی (۴۸۳ھ) لکھتے ہیں:

ذَهَبَ إِلَيْهِ الرَّوَافِضُ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى أَنْزَلَ آيَاتٍ فِي شَأْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَحَادِيثَ فِي فَضْلِهِ وَالتَّنْصِيصَ عَلٰى إِمَامَتِهِ غَيْرَ أَنَّ الصَّحَابَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ كَتَمُوا ذٰلِكَ حَسَدًا مِّنْهُمْ لَهٗ، وَعِنْدَ أَهْلِ السُّنَّةِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ هٰذَا كَذِبٌ وَّزُورٌ لَا يَجُوزُ أَنْ يُظَنَّ بِأَحَدٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَكَيْفَ بِجَمَاعَتِهِمْ وَلَوْ كَانَ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ لَاشْتَهَرَ وَلٰكِنْ مَا يَذْهَبُ إِلَيْهِ الرَّوَافِضُ مَبْنِيٌّ عَلَى الْكَذِبِ وَالْبُهْتَانِ.

''روافض کا مذہب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شان میں آیات نازل کی ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی فضیلت میں احادیث بیان کیں ہیں اور علی رضی اللہ عنہ کی امامت پر نص قائم کی ہے، جبکہ صحابہ نے ان سے حسد کرتے ہوئے وہ نصوص چھپا لی ہیں۔ اہل سنت کہتے ہیں کہ یہ جھوٹ اور بہتان ہے، کسی ایک صحابی کے متعلق بھی ایسا گمان رکھنا جائز نہیں، کجا پوری جماعت پر ایسا گمان رکھا جائے۔ اگر کچھ ایسی نصوص ہوتیں، تو مشہور ہو جاتیں، لیکن روافض کا یہ قول جھوٹ اور بہتان پر مبنی ہے۔''

(المبسوط: 262/30)

⑤ عبدالعزیز بن رفیع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

دَخَلْتُ أَنَا وَشَدَّادُ بْنُ مَعْقِلٍ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ لَهٗ شَدَّادُ بْنُ مَعْقِلٍ: أَتَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَ : مَا تَرَكَ إِلَّا مَا بَيْنَ الدَّفَّتَيْنِ قَالَ : وَدَخَلْنَا عَلٰى مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ، فَسَأَلْنَاهُ، فَقَالَ : مَا تَرَكَ إِلَّا مَا بَيْنَ الدَّفَّتَيْنِ .

''میں اور شداد بن معقل رحمہ اللہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گئے، تو شداد بن معقل رحمہ اللہ نے عرض کیا: کیا نبی کریم ﷺ نے (آپ اہل بیت کے لیے) کوئی خاص چیز چھوڑی ہے؟ فرمایا: نبی کریم ﷺ نے سوائے قرآن کے کچھ نہیں چھوڑا۔ پھر ہم محمد ابن حنفیہ رحمہ اللہ کے پاس گئے اور ان سے بھی پوچھا، تو فرمایا: سوائے قرآن کے کچھ نہیں چھوڑا۔''

(صحيح البخاري : 5019)

❁ **حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:**

أَيْ مَا فِي الْمُصْحَفِ وَلَيْسَ الْمُرَادُ أَنَّهُ تَرَكَ الْقُرْآنَ مَجْمُوعًا بَيْنَ الدَّفَّتَيْنِ لِأَنَّ ذٰلِكَ يُخَالِفُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ جَمْعِ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ عُثْمَانَ وَهٰذِهِ التَّرْجَمَةُ لِلرَّدِّ عَلٰى مَنْ زَعَمَ أَنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْقُرْآنِ ذَهَبَ لِذَهَابِ حَمَلَتِهِ وَهُوَ شَيْءٌ اخْتَلَقَهُ الرَّوَافِضُ لِتَصْحِيحِ دَعْوَاهُمْ أَنَّ التَّنْصِيصَ عَلٰى إِمَامَةِ عَلِيٍّ وَاسْتِحْقَاقِهِ الْخِلَافَةَ عِنْدَ مَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ ثَابِتًا فِي الْقُرْآنِ وَأَنَّ الصَّحَابَةَ

كَتَمُوهُ وَهِيَ دَعْوٰى بَاطِلَةٌ لِأَنَّهُمْ لَمْ يَكْتُمُوا مِثْلَ أَنْتَ عِنْدِي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسٰى وَغَيْرَهَا مِنَ الظَّوَاهِرِ الَّتِي قَدْ يَتَمَسَّكُ بِهَا مَنْ يَدَّعِي إِمَامَتَهٗ كَمَا لَمْ يَكْتُمُوا مَا يُعَارِضُ ذٰلِكَ أَوْ يُخَصِّصُ عُمُومَهٗ أَوْ يُقَيِّدُ مُطْلَقَهٗ وَقَدْ تَلَطَّفَ الْمُصَنِّفُ فِي الْاِسْتِدْلَالِ عَلَى الرَّافِضَةِ بِمَا أَخْرَجَهٗ عَنْ أَحَدِ أَئِمَّتِهِمُ الَّذِينَ يَدَّعُونَ إِمَامَتَهٗ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِيَّةِ وَهُوَ بْنُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَلَوْ كَانَ هُنَاكَ شَيْءٌ مَا يَتَعَلَّقُ بِأَبِيهِ لَكَانَ هُوَ أَحَقُّ النَّاسِ بِالْاِطِّلَاعِ عَلَيْهِ وَكَذٰلِكَ بْنُ عَبَّاسٍ فَإِنَّهٗ بْنُ عَمِّ عَلِيٍّ وَأَشَدُّ النَّاسِ لَهٗ لُزُومًا وَّاطِّلَاعًا عَلٰى حَالِهٖ.

’’مطلب کہ جو کچھ اس قرآن میں موجود ہے، اس سے یہ مراد نہیں کہ نبی کریم ﷺ نے قرآن کو کتابی شکل میں چھوڑا، کیونکہ یہ ابو بکر و عثمان رضی اللہ عنہما کے جمع قرآن کے مخالف ہے، جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ یہ ترجمۃ اللباب ان حضرات پر رد ہے کہ جو کہتے ہیں کہ قرآن کا کچھ حصہ بعض قرا کی موت سے ضائع ہو گیا، یہ دعویٰ روافض کی طرف سے کیا جاتا ہے، یوں اپنے اس دعویٰ کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی امامت اور خلیفہ بلافصل ہونے کی نص قرآن میں

موجود تھی، لیکن صحابہ کرام نے اسے چھپا دیا۔ یہ باطل دعویٰ ہے۔ کیونکہ صحابہ کرام نے حدیث: ''آپ کا میرے ہاں وہی مقام ہے، جو موسیٰ کے ہاں ہارون کا تھا۔'' اور اس جیسے دیگر دلائل نہیں چھپائے کہ جن سے خلافت علی رضی اللہ عنہ کے دعویدار دلیل لیتے ہیں۔ اسی طرح صحابہ کرام نے امامت علی رضی اللہ عنہ کے معارض، اس کے عموم کو خاص اور مطلق کو مقید کرنے والے دلائل کو بھی نہیں چھپایا۔ مصنف (امام بخاری رحمہ اللہ) نے انتہائی باریک بینی کے ساتھ روافض پر رد کیا ہے کہ شیعہ کے ایک امام، علی بن ابی طالب کے بیٹے، محمد ابن حنفیہ سے روایت نقل کی۔ اگر کوئی ایسی بات موجود ہوتی، جو ان کے والد سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص ہوتی، تو محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ ضرور جانتے ہوتے۔ اسی طرح سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بھی جانتے ہوتے، کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے چچا زاد بھائی، سب سے زیادہ ان کے ساتھ رہنے والے اور ان کے حالات سے باخبر رہنے والے تھے۔''

(فتح الباري شرح صحيح البخاري : 69/9)

⑥ طلحہ بن مصرف رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَوْصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ : لَا، فَقُلْتُ : كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ، أَوْ أُمِرُوا بِهَا؟ قَالَ : أَوْصٰى

بِكِتَابِ اللّٰهِ.

''میں نے سیّدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو وصی مقرر کیا؟ کہا: نہیں! عرض کیا: تو پھر لوگوں پر وصیت کیسے فرض ہوئی؟ فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن و حدیث کے مطابق عمل کی وصیت فرمائی تھی۔''

(صحيح البخاري: 4460؛ صحيح مسلم: 1634)

⑦ اسود بن یزید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصٰى إِلٰى عَلِيٍّ، فَقَالَتْ: مَنْ قَالَهٗ؟ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَمُسْنِدَتُهٗ إِلٰى صَدْرِي فَدَعَا بِالطَّسْتِ، فَانْخَنَثَ فَمَاتَ فَمَا شَعَرْتُ فَكَيْفَ أَوْصٰى إِلٰى عَلِيٍّ؟.

''سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے ذکر ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو اپنا وصی بنایا ہے؟ پوچھا: کون کہتا ہے؟ میں خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی سلفچی (ہاتھ وغیرہ دھونے کا برتن) منگوائی، پھر ایک جانب جھک گئے اور مجھے پتہ بھی نہ چلا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رُخصت ہو گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو کیسے وصی بنا دیا۔''

(صحيح البخاري: 4459؛ صحيح مسلم: 1636)

⑧ قیس بن عباد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

قُلْتُ لِعَمَّارٍ : أَرَأَيْتُمْ صَنِيعَكُمْ هٰذَا الَّذِي صَنَعْتُمْ فِي أَمْرِ عَلِيٍّ، أَرَأْيًا رَأَيْتُمُوهُ أَوْ شَيْئًا عَهِدَهٗ إِلَيْكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ : مَا عَهِدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَّمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً .

''میں نے سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا: آپ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ساتھ کس وجہ سے دیا ہے؟ یہ آپ کی رائے ہے یا کوئی ایسا معاملہ ہے، جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے وعدہ لیا تھا؟ تو فرمایا: رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے کوئی وعدہ ایسا وعدہ نہیں لیا، جو باقی تمام صحابہ سے نہ لیا ہو۔''

(صحیح مسلم : 2779)

علامہ ابوالعباس قرطبی رحمہ اللہ (656ھ) لکھتے ہیں:

تَكْذِيبٌ مِّنْ عَمَّارٍ لِّلشِّيعَةِ فِيمَا يَدَّعُونَهٗ وَيَكْذِبُونَ بِهٖ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي يَوْمِ غَدِيرِ خُمٍّ وَّغَيْرِهٖ .

''سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے شیعہ کی تکذیب کی ہے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ پر غدیر خم وغیرہ کے معاملے میں جھوٹے دعوے کرتے ہیں (کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ وصی رسول ہیں)۔''

(المُفهِم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم :333/7)